

OUP—2272—19-11-79—10,000

# OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. 915.5124

Accession No. P. 640

Author ع ع

عبدالحامد  
مجلدہ غلام  
مترجمہ آغا شہر قمر اللہ

This book should be returned on or before the date last marked below.



تمام حقوق بحق مترجم محفوظ

هُوَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ

# خمسہ خبسام

جس کو

ہندوستان کے مشہور و معروف جادو نگار

حضرت افسر الشعراء آغا شاعر قزلباش ہوئی نے

ترجمہ کیا اور فیاض دوران

ہزبانینس سر علی نواز خان بہادر میر آف خیر پور (سندھ)

دام اقبال نے حلیہ طبع سے آراستہ فرما کر باصرہ افروز عالم فرمایا

۱۹۲۷ء

نہ کا پتہ شیخ مبارک علی تاجر کتب اندروں لوہا ریدرازہ لاہور  
قیمت فی جلد سترے  
بلا محصولہ اک





# تہذیب

یہ ناپحیز۔ چراغِ سرِ رہ گزار۔ ان اوراقِ کورستہ چلتے۔ احسان  
 رنے والے۔ قدردانِ اربابِ کمال۔ فیاضِ دوران۔ باذلِ ہیبت  
 ہزائشِ سرِ علی نواز خان بہادر میر آف خیر پور (سند) دمِ اقبالہ  
 کے اسمِ گرامی سے معنون کرتا ہے۔

واقعی! نہ آپ کا دستِ کرم جنبش کرتا نہ یہ بادِ نیشاپور اس  
 شان سے نمک چشانِ ہند کا حصہ ہوتی ہے

آفاق میں بڑوں سے ہے چھوٹوں کی آبرو  
 ذروں کی روشنی شہِ خاور کے دم سے ہے

عاجز۔ ناتوان و زار

آغا شاعر قزلباش دہلوی  
 داتا گنج بخشؒ۔ لاہور



# دیساجہ

دل سے اگر سنو تو یہ سننے کی بات ہے  
ورنہ کسی پہ زور نہیں اختصار کیا؟

بالغ نظر حضرات پر مخفی نہیں کہ حکیم خیام نیشاپوری کی شخصیت اس عالم  
کون و فساد میں اک بے لاگ موعظہ نگار کی سی ہے۔ جس کو سب سے پہلے  
اہل مغرب نے پہچانا اور خوب پہچانا۔ مگر نہ اس طرح جس طرح اہل مشرق کی نظر میں وہ  
ایک زندہ جاوید ہستی ہے اور اس کے طرہ دستار میں متعدد کمالات کے  
لعل و گوہر درخشاں ہیں۔

اہل مغرب کی قدر افزائی شاید اسی لئے ہو کہ وہ حکیم موصوف کو محض خمریات یعنی  
شراب و معشوق ہی میں شرابور سمجھتے ہیں۔ چنانچہ دانا بیان یورپ کے سرمایہ ناز مسٹر  
فٹز جیرلڈ صاحب انگریزی مترجم نے بھی اُسے دی ایڈ مائر آف دی  
بیوٹی فُل گرلز۔ پگنگ اینڈ پگنگ

*The admire of beautiful  
girls pecking & pecking.*

کے سوا کچھ نہ سمجھا۔ اس سے زیادہ بڑھے تو دانندہ فلیکیات لہدیا اور زیادہ سے  
زیادہ ترقی کی تو وہ سرکش بندہ مان لیا جس کا کوئی خدا نہ ہو۔ جس کو سزا و جزا  
حیات و ممات سے کوئی تعلق نہ ہو۔ بلکہ ظن غالب یہی ہے کہ اسی چپینہ یعنی

دہریئے پن نے خیام کو تمام یورپ میں اتنا ہر دل عزیز بنا دیا ہے کہ ہمت مند زبان اُس کے خیالات کے عکس سے معمور ہے۔ ابھی چند سال پہلے کا واقعہ ہے جب راقم الحروف اپنے مرقبی قدیم ہشت نصیب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ سفیر ایران کلکتہ اور قدردان علم و فضل ہزہائیس سرکار سرواصف علی میرزا قیس شہ آباد بنگال کی ملازمت کے لئے حاضر ہوا تو ایک دن اسی ترجمے کی لٹک میں مسرتھی کہ اسپنک اینڈ کمپنی کے ہاں بھی جانگلا۔ وہاں میں نے صرف ایک جلد انگریزی ترجمے کی دیکھنے کی غرض سے طلب کی۔ مینی وہیں اللہ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ میجر صاحب نے ایک لمبی جگلی میں صرف عمر خیام کے ترجموں سے بھر دی جو مختلف ڈیزائن اور مختلف مذاق کی تصویروں سے آراستہ تھے اور اس سے زیادہ قبولیت کسی غیر زبان کے مصنف کی کیا ہو سکتی ہے؟ میں پھر یہی کہوں گا میرے خیال میں یہ دہریت ہی تو ہے جس نے یورپ والوں کی نظر میں حکیم خیام کو اس قدر ممتاز و مفتخر بنا دیا ہے کیونکہ اہل یورپ کی سب سے زیادہ مطبوع چیز یہی تو ہے جس کو وہ اس صفت سے متصف پاتے ہیں۔ اسی کو آنکھوں پر رکھ لیتے ہیں۔ حالانکہ میں بلا خوفِ تردید کہتا ہوں کہ اُن کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ سراسر غلط جس چیز نے یورپ کو ایسا سمجھنے پر مجبور کیا ہے وہ مسٹر فزجریل صاحب کی کُل کائنات پچھتر رباعیوں کا ترجمہ ہے جسے مطالبہ کرنے کے بعد ہر انگریز کھیتام کھیتام پکارا اٹھتا ہے مجھے معاف کیا جائے باوجودیکہ صاحب موصوف کی فارسی دانی کا یہ عالم ہے کہ اور مطالب تو درکنار چشمِ اور حیم کے ترجمے میں آپ نے کہیں فرق نہیں کیا۔ العظمۃ للہ! بہر حال میں کیا اور میری فلسفہ دانی کیا؟ حکیم خیام کے معیار اخلاق پر صد اقل

مجھ سے بہتر ہنر لکھ چکے ہیں۔ اس پر بھی میں اتنا ضرور کہوں گا کہ اُس کے جذبات کو درک کرنا ہم جیسے مرفوع القلم لوگوں کا کام نہیں۔ اُس کی شراب کے جُرعہ نوش تو ایک ہی ساغر میں دو عالم کی سیر کر لیتے ہیں۔

صاحبانِ انصاف! حکیم کی تعلیم ہم کو سچا مرد با خدا بناتی ہے۔ وہ مکر و زور نمود و نمائش کا قاطبِ تباہ و دشمن ہے۔ وہ زاہدانِ سالوسِ پُطعن و تعریضیں کرتے کرتے اس منے سے دلوں میں جھکیاں لے لیتا ہے کہ صاحبِ وق بھڑک بھڑک جاتے ہیں دنیا اور اہل دنیا کو اس نے عارفانہ نظر سے دیکھا ہے اسلئے وہ بار بار کہتا ہے کہ یہ جگہ دل لگانے کے قابل نہیں۔ یہ تو ایک سرا ہے یا باغچہ جس کو شبنم وار سورج کی کرن چڑتے ہی خالی کر دینا ہو گا اس کا ہل کی کوٹھڑی سے ماٹھ پاؤں بچا کر نکال جاؤ بالفرض یہاں ہزار سال بھی جیئے نعماتِ دنیا سے خاطر خواہ بہرہ ور بھی ہوئے۔ پھر ایک دن موت۔ موت۔ موت۔ وہ ہم سے بار بار کہتا ہے۔ اے غافل ہستیو! تم کوئی مال و دولت یا خزانہ نہیں ہو جو تمہیں ایک دفعہ دنیا کر بھرنکال لیا جائے۔ یہاں بار بار نہیں آنا۔ اسلئے وقت کو غنیمت جانو سوچو سمجھو! تم کون ہو۔ کہاں سے آئے۔ کس لئے آئے۔ اور یہاں آ کر تم نے کیا کیا؟ بس یہی وہ احکام ہیں جن کو انسانی طرزِ عمل کی درستی کہا جاتا ہے۔ انہیں کچھ تہذیبِ اخلاق بھی پکارتے ہیں۔ مردم آزاری۔ تضييع اوقات۔ لالچ۔ حسد۔ غم و غصہ وغیرہ وغیرہ نہایت مذہوم صفات ہیں جن کے مقابلے میں صبر و رضا۔ راستی و قناعت وغیرہ باعثِ عزت و وقار ہیں۔ بس حکیم خیاں کے اسکول میں یہی نصابِ اعلیٰ ہے مثلاً ائمستہ نمونہ از خوارے بحیثِ انصاف ملاحظہ کریں اور بتائیں خدا کی واسطے بتائیں کیا ایسے ہی اعتقاد تعلیم کرنیوالے کو بدبین۔ ناشک اور دہریہ کہتے ہیں؟ نیچے دیکھئے دنیا کی بے ثباتی اور بربودی حقیقی کی شان

چوں نیست ہرچہ بہت جز باد بدست      چوں نیست ہرچہ بہت نقصان و شکست  
پندار کہ ہرچہ بہت در عالم نیست      کہ نہ نیست در عالم ہست

بابط می گفت ما ہی در تب      بے سہ - سہ -  
اگفت کہ چوں من و تو شتیم کباب      بود از پس مرگ من چہ دریا چہ بہ

یا یہ کہ -

غافل بچہ امیر دریں شوم سرا      بر دولت این دل منہ از بہر  
ہر گاہ کہ خواہی کہ نشیند - از پا      گیرد اجلت دست کہ بالاپیم  
انتہائے توکل

در دہر ہر آں کہ نیم نالنے دارد      وزیر نشست آستانے دارد  
نے خادم کس بود نہ مخدوم کسے      گو - شاد بزی کہ خوش جہانے دارد  
خالق کے حضور میں مخلوق کی ندامت -

یہ بالکل نرا لاضمون ہے جو مجھ بے برگ نے آج تک کہیں نہیں دیکھا ہے  
بانفس ہمیشہ در بندم چہ کنم      وز کرد و خویش در دمنم چہ کنم  
گیرم کہ ز من در گذرانی بکرم      زیں شرم کہ دیدی وچہ کردم چہ کنم  
اے سبحان اللہ -

جو حضور اتنے ہیں وہ بہت روتے ہیں -

گل گفت باز لقائے من روتے نیست      چندیں ستم گلاب گربارے حسیت  
بلبل بزبان حال باؤ می گفت      یک روز کہ خندید کہ سالے نگرہ سیت

لیجئے اب دنیا و مافیہا سے الگ ہو کر خیاَم کی حمد و نعت بھی سن لیجئے۔ واللہ  
 یہ وہ رباعی ہے جو ہر بندہ خدا کو اپنا وطنِ سیفہ بنانی چاہیے ۛ  
 اے اے دے کہ درکشائیں دوتوئی ۛ ۛ ۛ کہ رہ نمائیں دہ توئی  
 بیچ و سنگیرے ندر ۛ ۛ ہمہ فانی اند و پائیں دہ توئی ۛ

تنگِ مور نورِ ہست از تو ۛ در پائے ضعیفِ پشہ زورِ ہست از تو  
 تُو سزا است مر خدا وندی را ۛ ہر وصف کہ نامہر اسنٹ نورِ ہست از تو  
 عد کے بعد خاتمے کی نعت

ساقی قدح کہ ہست عالمِ ظلمات ۛ بے روتے توفیت در جہاںِ آبِ حیات  
 از جان و جهان و ہرچہ در عالمِ ہست ۛ مقصود توئی و بر محصہ صلوات  
 آئیے۔ اب اُس شرابِ مصفا۔ اُس طیب و طاہر زلال کی بھی ایک ٹپکی  
 لگا لیجئے جسے خیاَم رات دن پیتا تھا لگے ہاتھوں اُس کے محبوب ساقی کی بھی  
 زیارت کر لیجئے۔ بشرطیکہ آپ کی مادی آنکھیں اُسے دیکھ سکیں۔ بس اسی پر  
 خاتمہ ہے اور یہی قولِ فیصل ۛ

اے دل مے و معشوق مکن در باقی ۛ سالو س رہا کن و مکن ز راتِ قی  
 گر پیر و احمدی۔ خوری جامِ شراب ۛ زاں حوض کہ مژناش باشد ساقی  
 اے سبحان اللہ! اَحَقُّ یَعْلُو وَ لَا یَعْلٰی۔ بس اس سے زیادہ صاف و  
 پاک عقیدہ اور کیا ہو سکتا ہے جو سقاہم رتبہ تک پہنچا دے۔ اگر اب بھی  
 خیاَم دہریہ۔ بے دین اور لامذہب ہی تھا تو میں ہزار بار قرآن میں اس کے دینی پر۔

## آغائی ترجمہ خیام کی چند خصوصیات -

آخر میں اب میں نحمدانہ خیام جلد اول کی بابت کچھ کہنا چاہتا ہوں اس ترجمے کی چند خصوصیات ہیں جن کو پڑھنے سے پہلے ہر ناظم کو سمجھ لینا نہایت ضروری ہے۔

(۱) میرے خیال میں اس ترجمے کو وہی اجاب چٹارے لے لے کر پڑھ سکتے ہیں جو فارسی زبان اور اردوئے معلّے دونوں پر عبور کامل رکھتے ہیں۔ ورنہ بیک طرفہ ڈگری دار اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

(۲) ناظرین ترجمہ۔ سب سے پہلے اصل رباعی کے الفاظ اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں اُس کے بعد ترجمہ پڑھ سکتے ہیں۔

(۳) یہ بھی واضح رہے کہ یہ لفظی ترجمہ نہیں لکھی پرکھی ماری مجھے نہیں آتی نہ فارسی الفاظ کو اردو کی شکل میں لاکر جیسے رکھ دیا ہے۔ نہ رباعی کی کوڑی خبر بچوں میں سے جہاں ٹمک لگا ایک سنبھال لی ہے بلکہ صرف ایک ہوا مگر میں تمام رباعیوں کا ترجمہ حاضر ہے۔

(۴) شعرائے عصر کی خدمت میں التماس ہے کہ یہ ناچیز ترجمہ ایٹکے نغی و ایطاکے جلی مُردف و غیر مُردف۔ تنافر الفاظ وغیرہ تمام قیود سے اصل کی طرح آزاد ہے اگر اسے ملاحظہ کی عزت بخشیں تو صرف مطالب نگاری کو عین مقصود سمجھ لیں۔ والسلام

ہوتے ہیں ہم ضعیف اب دیدنی رونا ہمارا ہے

پلک پر اپنے آنسو صبح پیری کا ستار ہے

عاجز کمترین آغا شاعر قزلباش دہلوی

داتا گنج بخش لاہور





# خمس خیرات

یعنی

## جلد اول

### ترجمہ منتخب باعیاتِ عس خیرم

نیشاپوری

(رُباعی کا ترجمہ باعی میں)

(رفاہ عام ستیم پرپس لا ہو باہتمام بابونور الحق)

رکتہ: عبدالحی محمد شمس الدین (مؤلف)



پوچھو  
 رکھوں کہ کوئی! کھولنے والا ہے پوچھا  
 اس کوئی ہے! کھلے آجالا ہے پوچھا  
 میں کہتا کسی پتا نہیں کہ بتایا ہے  
 خاک میں ایک ہے نہ والا ہے پوچھا  
 اس لئے

محل نبل

در دیده تنگ مور نور است از تو

در پای ضعیف تشنه و در است از تو

در خدای

دانت تو منزه است من خداوندی را  
هر وصف که نام منزه است دور است از تو

حکیم خجیم

ہنسی کی دوا سی اکھ میں تیرا زور  
 چھوٹے کے ضعیف پاؤں میں تیرا زور  
 لڑائی کی دوا ہے  
 شکستے خداوندی کے لائی تیری دوا  
 غنی کہ برائیاں میں سب خجما دوا  
 نور الشعراء

مہذب  
 مافی قدس اکتست عالم ظلمات  
 جزوئے تو نیست جہاں احیات  
 از جان جہاں ہر چیز عالم نیست  
 مقصود توئی و بر حسب صلوات  
 کلیم غلام

نہجہ

لاسا قبا سنا غرا بہر چہاں خلکات  
فخر پر نور کہیں حیات

کاسب  
یہ جان و جان اور جان  
مقصود توئی ہے ہر صلوٰۃ

افسر الشعراء





چو بیدار  
 آتی بیدار  
 اے رند شراب خوار دوانے  
 اٹھ جلید بھری شراب سے ساغر  
 کہنت اچھلک جانے پیمانے  
 اختر شاعر

منجی  
 چرخ سپید دین تو سر  
 درویشی دل من از بهر  
 که نشیند از یاد  
 برگاه نه غواهی که بالای  
 گریه اعلیٰ دست که بالای  
 حکیم خاتم

سب سے پہلے یہ ہے کہ  
 دل و لب و زبان سے  
 سب سے پہلے یہ ہے کہ  
 دل و لب و زبان سے  
 سب سے پہلے یہ ہے کہ  
 دل و لب و زبان سے  
 سب سے پہلے یہ ہے کہ  
 دل و لب و زبان سے

افسر الشعراء

من زنب

ما را گویند ابد و زخمی با پند نیست  
تو هست ظلمت دل در و تو نیست

همی عاشق مست و زخمی خواهد بود  
ز داغی با پند نیست همچو کف آب

کلمه خاتم

منسوب  
 تفسیر میں لکھا ہے کہ زور حق ہے نشان  
 اگر کوئی نہیں لگتی بات ہے یہ بیان  
 جب حق مست زور حق ہے سب لکھ لکھ  
 کہ خفیہ خفیہ کہ بھی حکیم میدان  
 افکار الشعراء

جہاں

عبدالحی  
مخدوم غفران متین  
مخدوم غفران متین

مخدوم خوری طبعه نازنین  
گروست و بدست تو به نیروداں را

نحوہ

سرور  
 بنو فخر بدین کنی  
 صد کا کنی  
 غلام  
 کنی  
 کنی  
 کنی

چند

مذہب نبوی

سجیہ

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳

گلستان  
 گد بادہ غری تو با غر و مند  
 با با صنی سیادہ رے خندان  
 سبک خوار و در دکن قاشق  
 اندک خور و گد گاہ خور و خیر  
 محمد

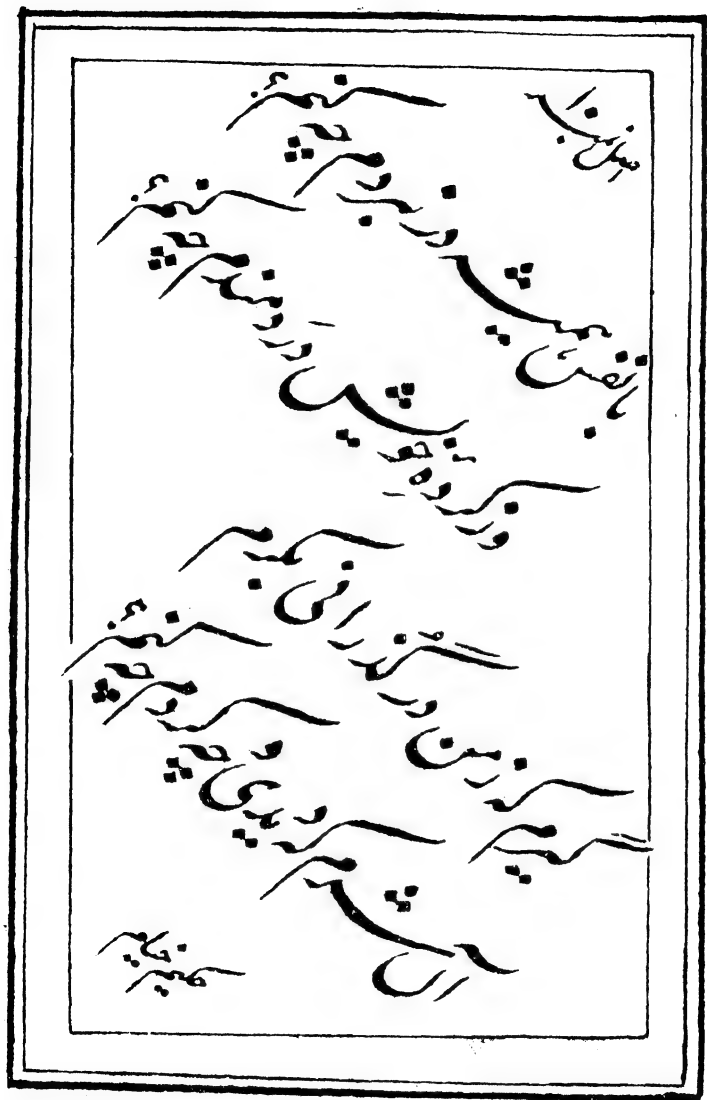


بنجوبه  
 چشمه نیا صاف و شیرین  
 که چو چشمه کوهی نهد  
 با چای صوفی و شیرین  
 شربت نه عسل نه گلاب نه می  
 که بهی چه پاک و شیرین  
 تهوی سیاهی بهی چه پاک و شیرین  
 انوار الشعراء

منہ جہ  
 مٹا دینا  
 کہ کف من نہ دیا اور  
 بانالم غدیہ و صوتیہ  
 جہ غمہ اگر دوا ہے غمہ  
 درم کریمہ

لا جابر شراب و لبالب باطل  
 کس وقت کس جیب کس حکم کس  
 بختی جابرا  
 بختی شراب بختی  
 بختی بختی بختی  
 بختی بختی بختی

افلا الشعار



پیوستہ  
 ہر سانس نفس کی چھڑکاؤں کی  
 سچا نیچے گئے کا سخت ماروں کی  
 مانا کہ تو خوش دیکھا پتہ ہے مرن  
 جو بنی لے گیا وہ نوے دیکھا کروں  
 افشعلہ

چل نبل  
 بخت بدست کس عابد  
 زنی ز چو رو  
 بر ما کمال  
 کس که دست  
 کجیم

کون بھوتی جاگتے تھے  
 کہ اپنی بی بی جیجی کے  
 وقت بھی ایسی کرتا تھا  
 کہ کہا بہن کو عادی ہے  
 شہنشاہ

صلی نبی

که در کتب و تالیفات ما  
 چون لایحه و چوبه بالاست  
 که در طرز جانیه فال  
 معلوم است که در این است  
 نشان من این است  
 حکیم خاتم



بسم اللہ

قدرت نے مجھ کو دنیا کا کیا کیا  
 راج پھول سا۔ قدرت سے پیارا کیا  
 پر یہ کہلا کہ مال کہ کسے کیلئے  
 تماشے ہے چم چم سنوارا کیوں تھکا  
 از سر شعراء







بہارِ حیات

تو کہ صحت میں ہیں ہم سب  
تو کہ ایک میں ہیں دونوں  
تو کہ ایک میں ہیں دونوں

تو کہ ایک میں ہیں دونوں  
تو کہ ایک میں ہیں دونوں  
تو کہ ایک میں ہیں دونوں  
تو کہ ایک میں ہیں دونوں

افسارِ شاعر





من من اجل  
 در مسجد اگر چه پندارم  
 چرا که نه از بر  
 حاجت روزی دیدیم  
 اگر چه شد است و باز بار آمدیم  
 کجاییم



سجدیں غلوں میں کیا تو کیا؟  
 کچھ قصیدیں لکھیں عاشقانہ  
 عجاوہ یہاں سے نہیں چلا گیا  
 وہ چپ لگا کر کیا اب اور نہوں کیجے یا  
 افسانہ

من خجسته  
من کعبه تابستین توانم  
من کعبه تابستین توانم  
کعبه تابستین توانم  
کعبه تابستین توانم  
کعبه تابستین توانم  
کعبه تابستین توانم

بی بی جان  
 جہادۂ نابیناں کی دعا ہے  
 اٹھنا نہیں جو چین بدن کا یہ ہم  
 ساقی کی آواز کے صدقے جاں  
 مجھ پر یہ دھوم اور وہ کھلے اور کھجما  
 افسر الشجرہ

من در رمضان گزافه گویی خوردم  
 تراخن زبانی که خجسته بینی خوردم  
 از چغندر زده زورین چوب  
 نیندا چشم بودم که جوی خوردم  
 کلمه غایم

خوشبو دار  
 منتظرانِ عذرا کی چھاتی!

اگر بچھنا یہ کہ غفلتِ چھاتی  
 پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے

پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے  
 پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے

افسرِ اشعار

۱۹۰۰

منزل ۱۹  
کشف می‌شود و در قیام  
باطنی باطنی که در قیام  
باشد که در قیام  
باشد که در قیام

گفت که چون من بگویم که  
 بگویند که من بگویم که  
 بگویند که من بگویم که  
 بگویند که من بگویم که



منه بیه  
این قصه بدلم در دو عالم گرفت  
هر دو عالم یک دلیله گرفت  
بدرم که گوری گرفت  
بدرم که کور بدرم گرفت  
خجسته



جنتی عین ابلیس کا یہ  
 بہ کلمہ خطیبی وہ نہ زبان  
 بدام عزت تھا اس کا اور کیا  
 وہ کچھ ہے کہ کھانا دنیا  
 افکار الشعراء

صفت اول  
 طایفه و طایفه و طایفه  
 این جمله را در این  
 تثنیخین و تثنیخین  
 که رفت بدو رخ و که آمد از تثنیخین  
 که رفت بدو رخ و که آمد از تثنیخین



علی بن ابی طالب

هوین نیست هر چه هست حق را بد  
هوین نیست هر چه هست حق را بد

نندار که هر چه هست در عالم نیست  
نندار که هر چه هست در عالم نیست

محمد بن خاتم



میں نے

دشمن کے لالہ زار کے لودہ است  
 اس لالہ زار میں یہ لودہ است

میں نے دشمن کے لالہ زار میں یہ لودہ است  
 خالصت کے لالہ زار میں یہ لودہ است

میں نے

پیشو بہار

محرابیں لالہ زین الدین کے کھلا  
سلطان کا خون ہے کسی قوی کا

پیشو شکر کی ہیں سو پھوٹی  
نہیں ہے کسی جانے دربار چکا

افسر الشعراء

چون بنیاد

فرزاد نیست

امروز را در شهر  
و اندیشه فواید کبر بود نیست

شاید نیست

ضلع کین این دم از دست نیست  
سپاسی

چون بنیاد



اول تاج نہیں لکھتا  
 دیوانہ ہے جو کراہے  
 پیاس ہو جو بوسہ نہ خائے  
 جو تابی ہے نہیں لکھتا

افتر الشعراء

[illegible]

۱۵۴  
 حکیم و شاعر  
 سید ادریس  
 خاں اقبال  
 سید ادریس  
 خاں اقبال  
 سید ادریس  
 خاں اقبال

صلیب  
 غم ملازم دل شود  
 بر که غم ملازم دل شود  
 با فضیلت کار و پیر  
 دگر دلیان با پیر  
 حال دل پیر با پیر  
 از خوشدلی  
 حکیم خیر



من اجل  
 محمد طاهر رجا و جانشین  
 انگریز عاقلان  
 یوسفین بدایع طاهر و جانشین  
 انگریز عاقلان  
 محمد طاهر

[illegible]

منزل چهارم  
که در دوزخ و دوست  
بیار که در دوزخ  
از افق اندر  
که از اندیشه  
شستیم که از اندیشه  
ز آنکه ز آنکه  
که ز آنکه

محمد علی



بہارِ حیات  
دستِ در سب چھلکا  
پیشِ اچھر پیریں گریں عالم نایا  
اتفاق کا کہنیں  
مٹا کوئی  
سینے میں نہ جال کے ہو ملتا کوئی  
راہ جو گم کی ہے نہ کھلا  
افکار الشعراء

من بجز  
 ای که در کنار  
 گویای  
 سرافراز  
 در خفا  
 در خفا

پند و اندرز  
 ز کلامِ پند و اندرز  
 گویا که پند و اندرز  
 کسبِ نجات و نجات  
 پند و اندرز

از قلمِ اشعار

من منبر  
ای که درین زمانه گری دوست  
با این زمانه صحبت از دور دوست  
از آن کجایی را یکدیگر بدوست  
هر چه هم و باری نیست دوست  
کنیم خایم

دوستی  
 کہ جس میں ایک دوست  
 بہتر ہے کہ اس میں ایک  
 دوست نہ ہو کہ دور کی  
 دوستی  
 دوست  
 کہ جس میں ایک دوست  
 بہتر ہے کہ اس میں ایک  
 دوست نہ ہو کہ دور کی  
 دوستی  
 دوست

میں

والله اعلم

روزگار شود و این است که

وای

١٠

من من اجله

۱۰۰

جنت و دیر آسمان خطیب جانک  
 وقت که خندلی بوی باران  
 دامن از خاتم کریم پوچ  
 کس مگر از کجایان  
 افشار

میں نے

عزیز من دون نمودن جبار کی است  
عزیز من دون نمودن جبار کی است

کتابخانه  
موسسه  
مطالعات  
فلسفه  
و ادب  
ایران  
تهران  
۱۳۵۷

چند



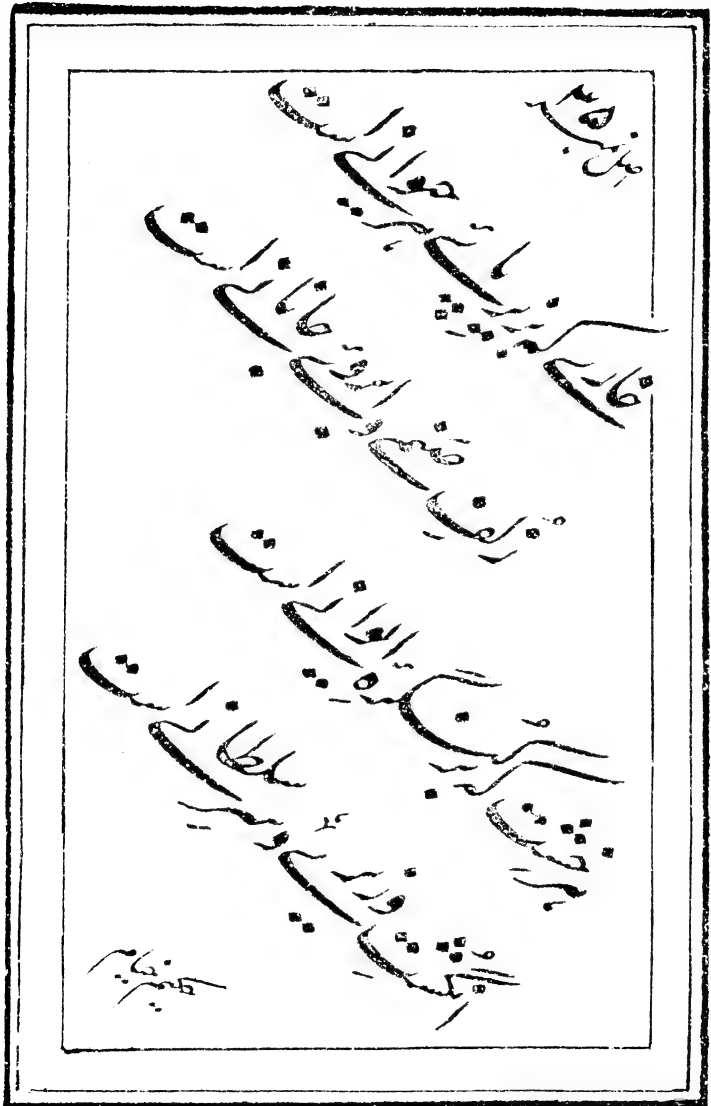
۱۲۳  
 مزارِ اکابر است مریاں کیا  
 کہیں مراد یہ لاچار کیا  
 حکیم کی گستاخ کیا  
 خونِ نجاست کیا  
 پتھر کی بکریہ کیا  
 انور الشیراز





من از سبب  
 یک نغمه شب بخوابم و باقی پیوست  
 همان تانای برادر او و نه از دست  
 در سبب شب و او و نه دست  
 حباب ریت باقی نه روز ریت  
 کیم خیم

سب مقصد سے اپنی راہ پر چلا  
 مومن کا حتمی کوئی ملال نہ ہو  
 نہ سب میں سے جمعہ شیعہ کی  
 خالق کے سوا کوئی اور کو پوجے  
 غم نہ ہو



من به خجسته

خاکه کنیز است هر چه است  
خجسته ای که جانان است

مهرش را که بر لبان است  
خجسته ای که سلطان است

خجسته

جو خازن بیت موم حوائی ہے  
 وہ درخشاں غنم ہے ابوبخاری ہے  
 ہر تیرے غنیمت کے گائے پر  
 لکھی ہے نوید کی ہر سلطان ہے  
 افشاں

من زبیر

دوست

دل نیت حیات را کلماتی

دوست هم

چ

امروز که با خودی ندانستی

فردا که ز خود روی چوایی

محمد تقی



زینب علیہا السلام  
 دل نیست کی لہریں  
 اور موت کو بھی جلد خدا کا سمجھا  
 رنج و غم میں اتنا ہوش  
 کہ نہیں ہو گا تو کیا خانے کا  
 افسر الشعراء


صالح

کتابخانه و اسناد

ازین جهت که دنیا را بی

جہاں

من کجاست که می‌خواهم



گویا در این عالم  
 همه چیز است  
 و این عالم  
 همه چیز است  
 و این عالم  
 همه چیز است

منجیب

نیکو و بدی که در دنیا و آخرت است  
شادی و غمی که در فضا و قضا است

عفت

با خرج نیکن و مال که کاندرد و عفت  
خرج از نوین از بار بار چاره تر است

منجیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 نیکو و پیری طہنت انساں حضور  
 شادی و غمی قضا قدر کا دیو  
 الہم نہ دے عروج کو اسے دشمنِ عقل  
 وہ جھٹھے ہے سنو دے بادِ محو  
 افکار الشعراء

من بجز  
 اگر کنی این ماست  
 عظیم از بزرگوار  
 در خرد وین عظم فایده یی  
 در خرد وین عظم فایده یی  
 اگر کنی این ماست  
 عظیم از بزرگوار  
 در خرد وین عظم فایده یی  
 در خرد وین عظم فایده یی

بہارِ نبوت  
گزارا ہوں کے لئے عالم کیا؟  
تھما میرے ہاتھ سے یہ دنیا کی  
بقائدہ کاظم  
خوشی کسی  
جس کوئی بھی ہو  
جس نے علم کر لیا ہے  
شیریں و گزرا ہوں کے لئے عالم کیا؟

از شعر الشعراء

صلی بنی

گشودن است

میشد ارا که روزگار شورانگیز است  
آمین پیشین که تیغ دولاب تیر است

نمیست

تو که زمانه کوزینه  
در کام زبهار افروخته که زهر آمیز است

کهنیم



شہباز در زمانہ ہے شہباز  
 کلمہ بیحد و دران  
 غلو کے کلمہ بیحد و دران  
 اگر کلمہ بیحد و دران

میں نے

ایک چوبارہ میں بادست  
روزے کر کے

بیش غم دو روزہ خورم  
تا من بکشد  
روزے کر کے

کچھ خیر



منزل پنجم

بیا بارش ختم این یار دست  
بیا بارش ختم این یار دست

ای یار خورشید و ماه و دست  
ای یار خورشید و ماه و دست

ای که در حساب ایند نهاد  
ای که در حساب ایند نهاد

کلیله خیم

جہانِ مجاہدین کا پیکر  
 باندھے ہے یہی کھمبہ  
 افسوس حساب اس کا بھی دنیا کا  
 قومِ مری ہے مستغرق



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

میرزا کا پاپا سے ملا کر  
 وہاں سے واپس آیا  
 اور کہا کہ میں نے وہاں سے  
 اپنے پاس لے آیا ہے

افسر الشعراء

زین العابدین

من بجز  
 هیچ ندانم که در آن کجاست  
 از این بهشت که در یاد و روح در گشت  
 جانم و تنم و بطبع و کلام گشت  
 این بر سر مرا تقدیر از آن گشت  
 کجاست



جگرِ پندارِ کجاوہ خانے مبارک  
 میں اہلِ شہسبازیوں یا اہلِ ناز  
 پراگمنا حینِ رازِ شربِ معشوق  
 کچھ کو دمِ تقدیریں تجھ سے اتوار  
 از غمِ الشعراء

مہل جلال  
بادشہنشاہ دوستِ فعل کنکبوت  
بادشہنشاہ دوستِ اشعار و شاعران  
بد کے گزند از ہم کی  
تو دشمن  
اگر کئی شود دشمن تو  
بادوست ہو پستی اگر کرد دوست  
اگر کتب کئی  
بادشہنشاہ  
سخن خیم



منزل چہارم

مے خورین من اندازے طرب است  
 نے بہر فساد و تریک من ادب است

فراقم کہ بخودی بارم تفس  
 مے خورین دوست و غم زین است

کامیاب

چہ نہیں عشق کی خاطر  
 چہ ترکِ ادب نہ کوئی دینی چھوڑا  
 اگر کوئی خودی میں جا پاتا  
 غافل ہوئی ہے یہی ہے غمناک

افسر الشعراء

من خجسته  
 گویند مرا که شور با خورشید است  
 من میگویم که آب انگور خوش است  
 این تقدیر و ست از آن سبب است  
 که از اول شنیدین از دور خوش است  
 حکیم خجسته









من زب  
عقین آری ملاستان ملا حکیم خداست!  
حکیم خدا ملاستان است حق چرا؟  
چون یک و خانی نعمت در خداست  
سوی حساب بر بنده چرا؟  
حکیم خایر

۲۹  
 اگر توفیق باشد تو خدا کی دانی  
 خلق کیوں طاعتی  
 حکیم خدا  
 جب توفیق ہے تو خدا کی  
 نیلے چاہی کی  
 افسر الشہار

منزه  
 فصل گل و طرب و بار کشت  
 با یک دسته تازه لعل و شکر  
 پیش از قح که باد و نشان صبح  
 اسوده از جلد و فارغ از کشت  
 حکیم خاتم

ہفت روزہ  
 فصل بہار بہار ویاہ  
 پریوں کا بھی چھوٹ ہے اہا ماہا  
 اس وقت طے دور کہ سکھت ہیں نہ  
 مسجد سے کچھ نہیں نہ درخت کا  
 افشا شعراء

مینا به  
 آباد خرابات می خورین کجاست  
 خون و دهنش از غریبه درین کجاست  
 گدین گناه حجت چو کب  
 در آتش حجت ز کجاست  
 کجاست



گلزارِ بهار  
 پیش ازین تو نیل و نیل و نیل و نیل  
 گزیده قلم بر آب و خاک و آب و خاک  
 زینار و زینار و زینار و زینار  
 گلزارِ بهار  
 گلزارِ بهار



چمن بستان  
 تنم سحر بی سحران را بر تن  
 چرخا خفا کس یوسف بدین میا را بر تن  
 بر تن قدم خاک پر کجا اورا کجا  
 سارین کیمیا پیا پیان تن  
 سارین کیمیا پیا پیان تن

منزه  
 شایسته معرفت و اکرام است  
 و شرب به طهر و انصاف است  
 به معرفت و احسان است  
 مقصود از ادبی و علمی  
 و اخلاقی

ساقی! بے معرفت مرا ہے ایمان  
 شرب میں ہے بے معرفتوں کے عصیان  
 بے معرفت انسان کس کام کا یہ  
 مقصود فقط ہے آدمی کے جان

از قلم الشعراء

من منجبه  
 لاجوری زین طشت  
 این گنج است در خواست  
 بسیار گنج است در خواست  
 قضا  
 کبیر قضا  
 در میان  
 انجور و گند  
 گنجیم



میں ہوا

ساقی قندے کہ کار عالم نفست  
گر شادی از یو یک نفس نبست

نوش تیر ہم چہ پیشکند زبان  
مگر سوز چاکہ دل خواہ کسے

مختار

بخت بد  
 کھیل سنا پناغلا  
 سانس کا کھیل سنا پناغلا  
 گندے عورتی سے ایک دم بھی  
 حال میں شاد و فغانست و گذار  
 گر نہ ہیں ہوتا کسی کا حال  
 زلف الشعراء







من زبده  
 سیم رخسارهای خردمندان است  
 به سیمای رایعین جهانان است  
 از دست حق نغیبه زار از دست  
 در کیم در دمان گل خندان است  
 گلچشم



کتابخانه  
مکتبہ اسلامیہ  
لاہور

[illegible]

وفاقی

مہرِ دل  
 دوزخِ عالم  
 سبقتِ عشق  
 سبقتِ مصیبت  
 سبقتِ غم  
 سبقتِ خیر  
 سبقتِ بد  
 سبقتِ حیات  
 سبقتِ مرگ

سوزِ عالمِ معشوقی ہے عشق  
 سرستِ قصیدہ جوانی ہے عشق  
 سرِ امانِ غافل  
 اے عالمِ عشق سے سرِ امانِ غافل  
 کہ زندگانی ہے عشق  
 بہ کجی و بختی

افشاں الشعراء

من نجب ۵۹

طوریست که صدنیز از روی دیداست  
و ایست که صدنیز از عیبی دیداست

فقریست که صدنیز از فقر گذشت  
طافیست که صدنیز از کسی دیداست

کلیله و دمنام

وہ دیر ہے نہ غور ارغی ہے  
 وہ دیر ہے نہ غور ارغی ہے  
 اس طاق نے لاکھ لاکھ کی ہے  
 اس طاق نے لاکھ لاکھ کی ہے

زلف الشجر

در سبزه  
 در سبزه عشق اهل اسم مست  
 زدی پر کشیدن قفس مست  
 زخم اندرین دروغان  
 من جامه نامر جامی مست  
 این صورت کون جامی مست  
 حکیم



سنجایے میں عشق کے اعلیٰ مقام پر  
 زندی پر سیدین نور و فخر  
 جامِ حیاں نمائوں اے حبیبِ حق  
 یہ صورتیں عتی ہیں یہ سب جسمِ حق  
 افکار الشعراء

عین نبی  
 در شاه قتل می چو پیش است  
 در شاه قتل می چو پیش است  
 آواز سماع و ماله می چو پیش است  
 در سرب و در سرب می ناب  
 در سرب و در سرب می ناب  
 فارغ غور زانم هر جا چو پیش است  
 حکیم خاتم

خوشنویس  
 مناجات شراب کی یہ قصیدہ  
 دہلی کی صدائے دلہانہ  
 پہلے پہلی ہو سنی کے گمراہ  
 نیکو خیال ہے اب اس کا  
 انشا

منزل بیست و نهم

گفتی ای بزم که زین باغ قوت کس نیست  
در آب خضر جای آب غیب است

گر ز سر بود و دل و عین هم  
چو دل نه جای بود نه جای طرب است

چهارم

چوبندہ  
 نامی جی ہوا وقت سے بنوٹوں وال  
 اور اب خستہ پیل ہوا گزرتی  
 زمرہ جی ہوا کھانے والی عینی ہمد  
 پر دل ہی کھکھانے نہ ہو کیا عیش ہوا  
 افسر الشطر

گلستان  
 عشق نواز ملا محمد گلستان  
 باخبرال دین حسین گلستان  
 شربت عشق هدیه دران  
 نام دران را ازین قلم گلستان  
 حکیم

چہرہٴ بے  
 تری ملائیدین گنہگار  
 چاہت ہیں تری مہربانی  
 کہ چھوٹے گنہگار  
 اجالوں اس باب میں  
 نامزدوں قحطی  
 شربتِ حقیقی قحطی  
 کہ اس شربت میں گنہگار  
 نامزدوں قحطی  
 زلفِ افکار

میں غلبہ

گفت اب فاطمہ بن روئے نسبت  
گفت اب فاطمہ بن روئے نسبت

خدیجہ

گفت

میں زبان حال با اومی  
گفت اب فاطمہ بن روئے نسبت  
گفت اب فاطمہ بن روئے نسبت

میں غلبہ





منی اچھا دوستی سیت اگر دوست ہو  
صد کا سہ پہا ہے کہ عروسی گزشت  
منی اچھا دوستی سیت اگر دوست ہو  
صد کا سہ پہا ہے کہ عروسی گزشت  
منی اچھا دوستی سیت اگر دوست ہو  
صد کا سہ پہا ہے کہ عروسی گزشت

پند و اندرز  
 رسوائی مرثی عشری او چنان گزندی  
 به عیبی است بین به غنی گزندی  
 اگر ممکن بود  
 ابی نوحی ندید اگر گزندی  
 گنگا ناری جوانی گزندی  
 تنویر م

افزایش

میل ۶۶

سایه دل من ز مرده و سوده تراست  
 کونیز پیش من دل اسوده تراست

مهر خجسته دیده دامن تقویم  
 دامان زخم رویش اسوده تراست  
 حقیق

زنجیرِ بندہ  
 نامی ابرار دل منہ سے بھی نہ ہے  
 اسودہ کوئی زنجیریں وہاں ہے  
 تنہا ہی میں اچھٹکس دھون  
 جہوں سے سوا دہن پڑا ہے  
 زلفِ اشعار

من زینب  
 تنی ابدی من دست گزوا بدوشت  
 هر است که بخت از خود بدوشت  
 صوفی که عوطف گشت از خوشی است  
 هر که عوطف گشت از خود بدوشت  
 هر که عوطف گشت از خود بدوشت

شوقِ حیات  
 زانیِ ابرار دلِ تہمت کے گد جا بجا  
 دیا ہے کتاؤں کے کد جا بجا  
 معصومین  
 صوفی کی طرح خودی سے گند جا بجا  
 عجب ہیں وہ اپنے گند جا بجا  
 از انشاء







من بجز

تا می آید که غنای دین است  
 به دختر عیش و بازی است

کسی که باده و آرزو نیست  
 من باده خورم که باده خود دین است

کلیله و دمنام

جہانگیرؒ  
 لے دو حقارت و عیب  
 کشتہ میں شہزادی کا کوئی دین نہیں  
 اس محکمہ میں ہے خود دین  
 افراتشعار



بنیاد  
 از افکار و کلامین بنیاد  
 نویسنده قلمی است  
 در علم و ادب  
 در علم و ادب  
 در علم و ادب  
 در علم و ادب

افکار و کلام

مہذب  
 علمیت کہ مداحی سے وردین است  
 اسباب است ہر چیز درین است  
 تہاد و تو غفلت میں جا  
 زائد! کہ تہاد و تو غفلت میں  
 نوشتن باشن کہ تہاد و تو غفلت میں  
 حکیم خاتم

بزمِ بزمِ مداحی نے اپنا ورد  
 پہنچے ہی کا سامان ہو سارا مجھے کو  
 اگر عقل نہیاں  
 زانو بہ زانو نہاں ہے میرا شکار  
 فتنہ ہو کہ تیرا پیر ہے میرا شکار  
 افکار الشعراء

میل نینجا  
توین خورداست  
گفته که توین نینجا  
گفته که توین نینجا  
گفته که توین نینجا  
گفته که توین نینجا



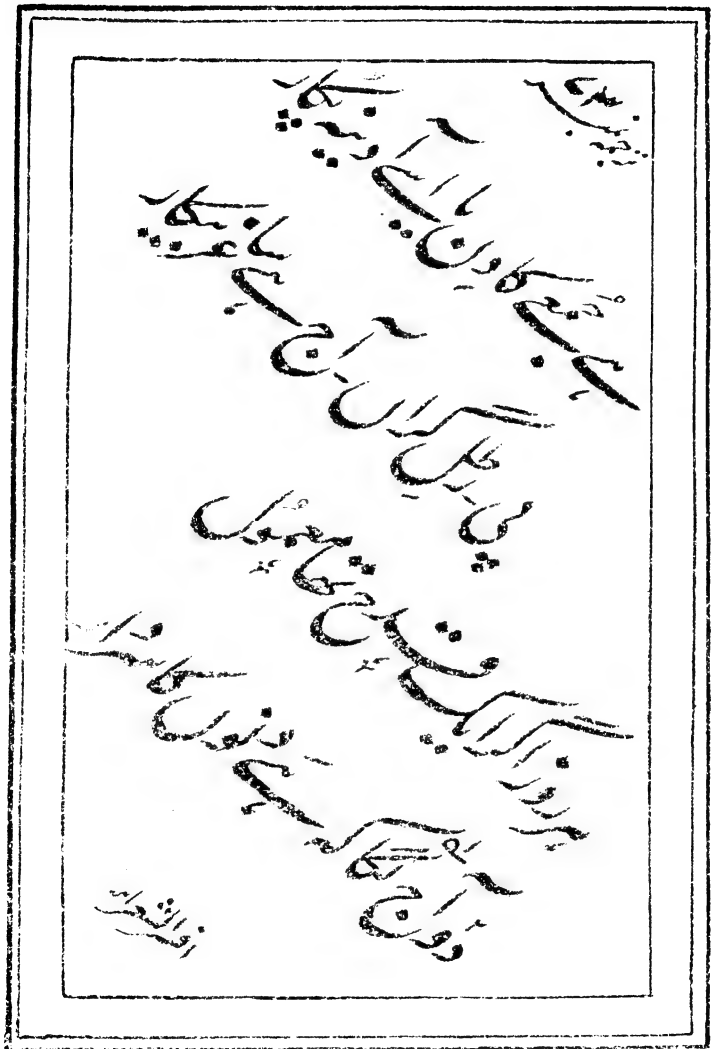


منجبت

امروز که آدینه مژگان است  
منوش کن از قحطی جامت

امروز که یک قحطی خوری  
امروز که سیه لایم است

حکیم خیار



سبب طلب  
 باطل و غرض غرض  
 باب دران و باب  
 درین و غرض غرض  
 غرض غرض  
 غرض غرض

چہ بزمِ حیات  
 میں نظر ہے پیرِ گمراہِ قاتل  
 بزمِ بھی کہ بزمِ بے تہا ویا  
 اب جانتے کیا ہر یادِ خوش منت  
 خست کوئی ہے ہی تو نہیں اسکے  
 افسرِ الشعراء





من نهاده  
 بسیار که این همه  
 و این آرزو و  
 در باب که در کشش  
 و این که در کشش  
 و این که در کشش  
 و این که در کشش



فقیہان سب پرستی نہیں کرتے  
 بدادارہ ہیں۔  
 اس رنگی و موٹی دنیا پرستی نہیں کرتے  
 اک دم کا دام ہے سو وہ بھی نہیں کرتے  
 افکار الشعراء

میں نے تجھے

میں نے تجھ کو وفا کیا ہے اور چاہتا ہے  
 کہ تیرا دل میرا ہو اور میرا دل تیرا ہو

کوئی دوسرا نہیں ہے میرا دوست

میں نے تجھ کو وفا کیا ہے اور چاہتا ہے  
 کہ تیرا دل میرا ہو اور میرا دل تیرا ہو

کلمہ خیر



چنانچه  
 اگر گریست  
 ابرام و زار بر سر  
 بیابان و از غول  
 می بادیست  
 که گریست  
 نه تماشای  
 امروز که این  
 خاک با تماشای  
 گریست  
 حکیم خایر



عین حقیقت  
 بزرگوار گویند و وجود ما را راست  
 دانستند فعل ما چه خواهد بود بر حقیقت  
 حکمت نیست بر کمال  
 پس سخن قیامت از بدو نیست  
 کجاست

وہ جب نے مری خاک کا پتلا دھالا  
 واقف تھا عمل سے مجھے کچھ نہ  
 حکیم نہیں اس کے مرا کوئی نہ  
 شہر میں یہ جلتا جلانا کیسا؟  
 افسر الشجر

محل جنبه  
بوج نشان بدست نهان است بودا  
چو قلم نیک و بد دوست  
از دست بر آید است بد او  
نغم خوردن و کوشیدن با هر چه سودا  
کافی خیم



خوشنویس  
 حبیب الرحمن  
 مراد علی  
 سبب طلب  
 جو ہر توانا تھا وہ سب طلب  
 اب غم مرا اور عبد و جہد سب  
 انشا

صفتی است  
 نیش علی بن ابی طالب  
 و زنده ز قتلش  
 شدیم زنده جان  
 سن از دم عسوی  
 شدیم زنده جان  
 گم کردیم از وجود  
 شدیم زنده جان  
 حکیم خیم

ہر کلمہ کو روحِ موت کی لکھتی ہے  
 حالانکہ فقاہی ہے بقا چاہتی ہے  
 میں تو دمرِ عسلی سے ہوا ہوں زندہ  
 موت ابھی تو ہمارا کھڑی ہے

افکار الشعراء

محل  
گرمی و گرمی  
چون  
دو رخ شکر  
فراوان

گدازد دل خرمی بی غم  
 جوی آب که ریزد ز کاه  
 دوزخ پیش از آتش عذوبه که  
 خست مری نه خوری غمی

از شاعر

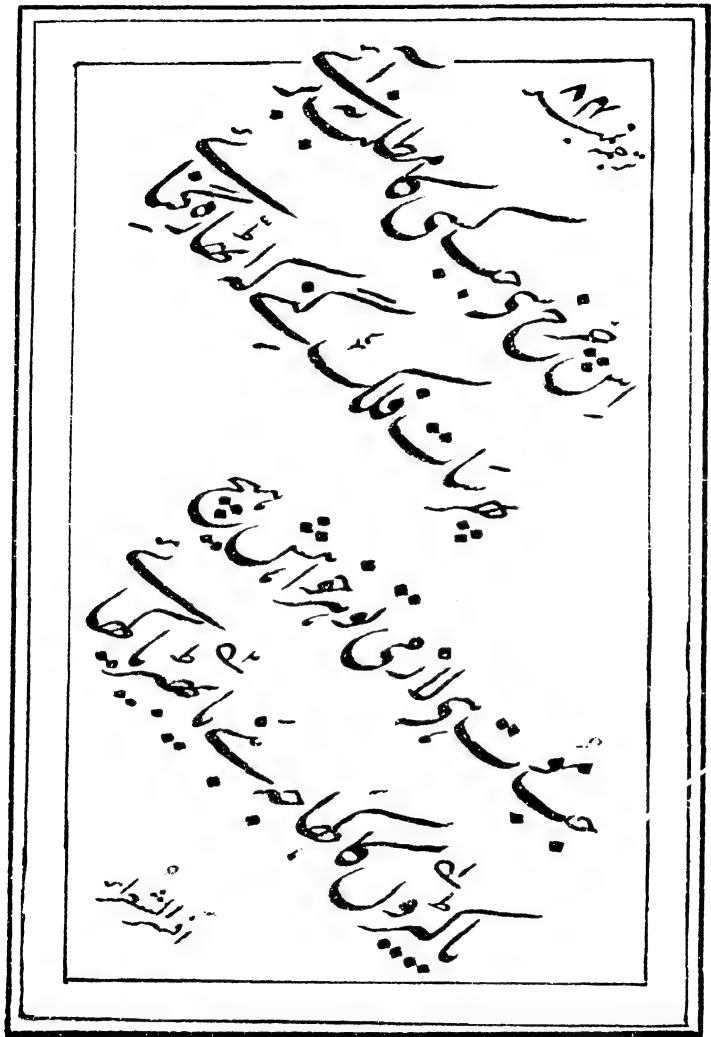
من

میں نے سنا  
 کہ خوابِ بیدار میں دیکھنے کی شوق  
 کہ خوابِ بیدار میں دیکھنے کی شوق  
 کہ خوابِ بیدار میں دیکھنے کی شوق  
 کہ خوابِ بیدار میں دیکھنے کی شوق  
 کہ خوابِ بیدار میں دیکھنے کی شوق

بنیاد  
 ستارہا میں اک اعلیٰ فرد ہے چھوٹا  
 نہ دانا کہیں بند ہے چل رہی ملا  
 وہ کام نہ کر جو بول کا، مشکل  
 اچھے چھوٹے تیرے خاک نہیں ہے فنا  
 افراشعراء

مژده جگر  
 چوین کجایم که خردم گشت  
 خواجهی تو فلک نیست خواجهی  
 چوین باید مرد از رویا و همه  
 چوین خورد و گریه و چوین گشت  
 سخن خنایم





ۛ یا قبر میں کیڑے کھا جائیں ۛ یا جنگل میں بھیڑ یا چٹ کر جائے۔

این کهنه رباط را که عالم نام است  
 آرام گیر ای قیصر صبح و شام است  
 ز بیم است که و امانده صد چشمت  
 هست که از گنج گاه صد بهرام است  
 محکم خایم

بزمِ حیات  
 کا عالمِ بزمِ حیات  
 یہ بزمِ حیات ہے یہ بزمِ حیات  
 اسودہ جہاں ہے بزمِ حیات  
 سوچتے ہیں بزمِ حیات  
 کہ بزمِ حیات میں بزمِ حیات  
 کہ بزمِ حیات میں بزمِ حیات  
 کہ بزمِ حیات میں بزمِ حیات

افشاں



در گذر سے گزشتہ ہوں تو ہے عین  
 حاکم عفو گزشتہ ہوں تو ہے عین  
 کہوں عین گزشتہ ہوں تو ہے عین  
 اندر سے اپری کر ہی ہے  
 گزشتہ ہوں تو ہے عین

افسوس

من بختی  
 پیش ازین و تو در میان من بودی  
 کما فاق رحمة ثناء من بودی  
 زود آید که تو خاک گردی  
 خاک بودی که در این بودی  
 حکیم







زنجیر بند  
 اندر سے ہے صبرِ ضیاء کی  
 بندوں کی زنجیر کیا ہے  
 کہ جس کے دل میں ہے  
 بے کھچ کیا ہے  
 افکارِ شعراء

مصلحت  
 محارح خود را بر غور و درویش  
 وی در شایسته و در گشت و  
 بنظر خط و سوره زار و  
 جگر کما بر آفتاب و  
 طایفه

مختصر

مختصر میں پہلے پروردگار کی تعریف  
 کی ہے پھر اس کے بعد اس کے  
 نام کی تعریف کی ہے پھر اس کے  
 نام کی تعریف کی ہے پھر اس کے  
 نام کی تعریف کی ہے پھر اس کے

افسوس

من زندہ  
 من زندہ عظیم رضا کرکجا؟  
 تارک الم نور صفائے کرکجا؟  
 مارا لو بہشت اگر جہ طاعت خشی  
 این مژد بود لطف و عطائے کرکجا؟  
 چو چہ

ہر چیز  
 اپنی ہی پیری رضا ہے وہ کہاں؟  
 ہر ایک بے درد و صفا ہے وہ کہاں؟  
 ہر شے شہباز  
 ہر کوئی نسبت بندگی ہے  
 ہر کلمہ کوئی یہ لطف و عطا ہے وہ کہاں؟  
 ہر چیز ہوتی یہ لطف و عطا ہے وہ کہاں؟

هفتاد و نه  
 هر که در دو ماه پیش یک است  
 بیچاره بود و نه  
 غمخواران که شادمانند  
 باقی همه یک است با غم  
 و غم

جہاں میں ہیں شعلہ جگر کیسے  
 نا دم ہے تمام  
 کہیں کیسے ہیں نہ نیاس  
 آزاد کے چہ سہاگم  
 تابی ہیں کچھ  
 افکار الشعراء

منزل ۹۲  
نقش گوشتی خاندانی بماند است  
جنگل میان تری از وین وین است  
رو به رقص است و خواب خوش بود  
در خواب بخت وادار و گداز است  
خواب



خوشنویس کی سب سے زیادہ  
 مقبول کتاب ہے۔  
 اس کتاب میں  
 خوشنویس کی سب سے  
 زیادہ مقبول  
 کتاب ہے۔

افسر الشعراء

میں نے

میں نے جو

و در این وقت که نیکو است  
در این وقت که نیکو است

۱۰۰



خوشتر از گلستان و بهارستان  
 که در این بهارستان بهارستان  
 خوشتر از گلستان و بهارستان  
 که در این بهارستان بهارستان  
 خوشتر از گلستان و بهارستان  
 که در این بهارستان بهارستان  
 خوشتر از گلستان و بهارستان  
 که در این بهارستان بهارستان

خوشتر از شراب کی باشی  
 خود دست بی صاف مانع  
 خوشتر از شراب کی باشی  
 خود دست بی صاف مانع  
 خوشتر از شراب کی باشی  
 خود دست بی صاف مانع

افکار الشعراء

چندین

بنا بخواهی  
از راه و نه راه  
بر دل

نقش مقرر و مستقیم  
باز و نه باری  
چندین

محبوبہ  
 مطلق بھی نہ گردان جہانم بھی  
 لگتی ہو من انجمنی ہو چاہے قہری  
 دل لا چلتا ہے  
 پی شوق سے بار دے  
 دوست ہو میں جا بھی  
 دوست کی دوست ہو میں جا بھی  
 انور الشعراء

منزل ۹۶  
وای از بهای تو چو فانی  
و ز حال من چو مستی  
تو چو طغیان و من چو  
سین حاکم و من چو



نہیں ہے

معلوم ہے وہاں کی کیا بات ہے؟  
 معلوم ہے وہاں کی کیا بات ہے؟  
 معلوم ہے وہاں کی کیا بات ہے؟

میں نے سب سے پہلے  
 میں نے سب سے پہلے  
 میں نے سب سے پہلے

انوار الشعراء

مہذب  
 ز اور دین بن بود کردن استوار  
 وزیر دین بن جابہ و طلبہ  
 کے نیز و گوشت  
 وزیر دین بن ازبہ و  
 کا اور دین و بر دین  
 مہذب

گئے ہیں اس کے ساتھ ساتھ  
 لے جانے میں پھر کون سا کھٹکا  
 دوکان میں ان سے نہ سنائیں کبھی  
 لازماً راجب نامہ اس لئے تھا

افسوس

میں نے  
 جو کچھ کہیں  
 کہ بادہ غوری، ہم چھاپے اُردو  
 بارے کہ اُردو نہ ارجاں تیار ہو  
 اِصنافِ بیج کہ بیٹھے اُردو  
 محض

میں نے اپنے لئے چار بیچاریاں  
 باقی کہ ہزار دم میں اس سے جتنے  
 انصاف کہ انتہی کے اور کھلائی ہے

فشر الشعراء

منزل ۹۹

ای کجاست که زمین و خراج و افلاک نهاد  
 بی مانع آنکه او بر دل غمناک نهاد  
 بیا رب بگو علل این عشق و تکیه  
 طریقی که زمین و خراج نهاد

قلیله بنام

۹۹  
 بے خبری کے گھنٹے کی گونج  
 جس نے ہر گھنٹے کو دماغ میں  
 بے خبری کے گھنٹے کی گونج  
 بے خبری کے گھنٹے کی گونج  
 صد مہلے کی گونج  
 بے خبری کے گھنٹے کی گونج  
 بے خبری کے گھنٹے کی گونج  
 بے خبری کے گھنٹے کی گونج







من اجل  
 توفيق اطاعت حق  
 در مصطفی که وقت نقصان  
 گزیدار و گزیدار انکه معلوم  
 گزیده و گزیده و گزیده و گزیده  
 گزیده و گزیده و گزیده و گزیده



میں نے سنا ہے  
 خدا کے اسمِ اکبر کے اوائل جو  
 جاننے والے اس کے کرم سے  
 سرور و شرف حاصل ہو  
 خواہی کہ بدیہی بہ پیش رو  
 صحبتِ نائل ہو  
 دوزخ بہ جہاں  
 مل جائے

پیشو بہار

جوابِ تراست دل جانِ ترا صدق  
کہ دونِ جوت قدمِ پیرِ ترا پیش

زیادیں اگر کوئی ذرخِ دراصل  
وہ صحبتِ اہلِ ترا ہے پیارے

افکارِ الشعراء

چون زین و آینه عدل  
تو هستی و من نیستم

یک دانه نم که شود خواهر  
از ده ریزه نیست می پدید

از ده ریزه ریزه نیست  
می پدید می پدید

نہایت میں رونے لگا دیا نہ میرا  
 در نہ لگے لگا نہ لگا لگا صلا

ہو چکرے نہ پوچھی تھی مٹی  
 حب خیر کا داع رہ گیا نہ نہ تھا

افشاں

من ز جلال  
 کس است که  
 ناکرده گناه در جهان  
 اگر گناه  
 اگر گناه  
 من بدختم و بودم کافران  
 پس فرق میان من و عیسی  
 که



زینب بی بی  
 ناگروہ گیس کہ کون دنیا میں ہوا  
 جب کہ کیا پایہ کس  
 جسے ہویدی تو اس کا بدلہ ہے  
 جہاں تباہی ہوئی تھی  
 انور الشیرازی

من جلد  
 اند که من شد و آنها که تواند  
 هر یک بگذرد خوشی یک یک  
 این سطر جهان بنماید جاوید  
 ایند و روند و دیگر ایند و روند  
 محمد بن محمد

چرخِ عالم پر کسی کو بھی نہیں  
 سب وقت گذار دیں اپنے  
 چرخِ بھی ہیں نو عمر ہیں  
 سب وقت گذار دیں اپنے

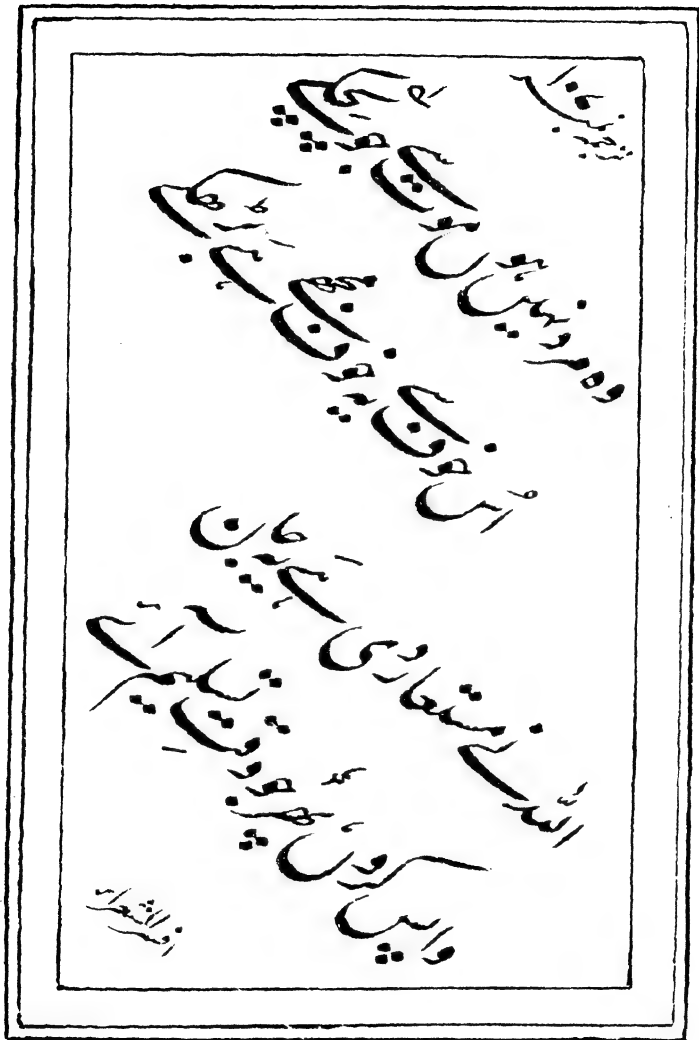
فرستے گئے ہیں  
 فرستے گئے ہیں

از اشعار

[illegible]







لہ پکے یعنی ڈرے - غم کھائے

مینویستد  
 گویند که فردا زنی باید  
 زیادت عالی پدری باید  
 امروزیان شدت درویشی  
 کس که هیچ است زنی باید  
 کمالی



بیخود بنده  
 شکرش که مرد و خوری و بنده  
 یاد می بود ای باب و الا کو  
 راج اینچه زمانه می عجب نویسه  
 و سب ہیں فضول خیر را پیاده  
 افکار الشجر

مہنہ خواہ  
 تو کہیں نامی اگر کسی جہاں  
 صد تائب با دعائے در پے پائے  
 عالم جاہلہ دران و ملکہاں  
 تو بچہ پند و وقت آوا کہے جہاں  
 حکیم خیم

توبہ کی ضرورت جو صریح ہو چکی ہے  
 تو تائب عصر جان میں نہ ہو جائے  
 گم گھوٹل کھلے ہوں اور کھلے میں  
 توبہ بخلا اس وقت میں توبہ کی

دفتر الشعراء

مہنہ نالہ  
 کہ گزشتہ کس کہ دستِ گل دانند  
 این گزشتہ کس کہ دستِ گل دانند  
 عقل و خرد و دین و دین  
 مشیت و کلام و حکمت و حکمت  
 خاک کے بدبمان است جمعی نندارند  
 چرخِ خیم



من انزل الله  
 بن كبر كونه، و من انزل الله  
 يغني كبر من كبر كونه  
 من كبر كونه، و من كبر كونه  
 من كبر كونه، و من كبر كونه  
 من كبر كونه، و من كبر كونه  
 من كبر كونه، و من كبر كونه



مژگان  
 تا خند پیرنگ و بونوای  
 خند پیرنگ و بونوای  
 اگر چشم زبری و اگر لب حیات  
 به خند لب خنک و نوای  
 به خند لب خنک و نوای



کجاست که در کتب و کتب و کتب  
 کجاست که در کتب و کتب و کتب  
 کجاست که در کتب و کتب و کتب  
 کجاست که در کتب و کتب و کتب  
 کجاست که در کتب و کتب و کتب  
 کجاست که در کتب و کتب و کتب  
 کجاست که در کتب و کتب و کتب  
 کجاست که در کتب و کتب و کتب

صلی علیہ السلام

اگر که سنان این ایوان است  
 اجرام که سبب زد و خوردند  
 این تاسیخ شسته و کمره کنی  
 کمان که مدبر اندک و دانا  
 کمان که مدبر اندک و دانا

خجسته

پیشانی سے ہر لمحہ غم و غمناں میں  
 چہرہ پر ہر لمحہ غم و غمناں میں  
 چہرہ پر ہر لمحہ غم و غمناں میں  
 چہرہ پر ہر لمحہ غم و غمناں میں

منزه الم  
 وقت است که از سبزه جهان آیند  
 موی صفای قیام  
 عینی نفسان رنگ بر روی آیند  
 قیام تحارب دیده با چشم آیند  
 کلیم



گلستانِ جلاله  
 گردون زارین چو گلستانِ زیاده  
 کزین کشند و بار ببارند  
 از آبِ چو آبِ خاک را ببارند  
 تر شمعِ فوجِ نیرانِ باره  
 بجایم



صلى الله عليه وسلم

ن. ز. و. و. و.

روزگار در دست خداست

سید بن طاووس

کوشا و زنی که خوش حال و  
خادمه

سید



زینبہؓ  
 کہ جس کا سہارا جو یہاں رہتا ہے  
 اور یہی ہے اس کا کوئی کام  
 خادمہ اس کی کمانہ کی کا خدمت  
 وہ ہیں کہ فربہاں رہتا ہے  
 ان شاء اللہ

حسن

۶. زبان

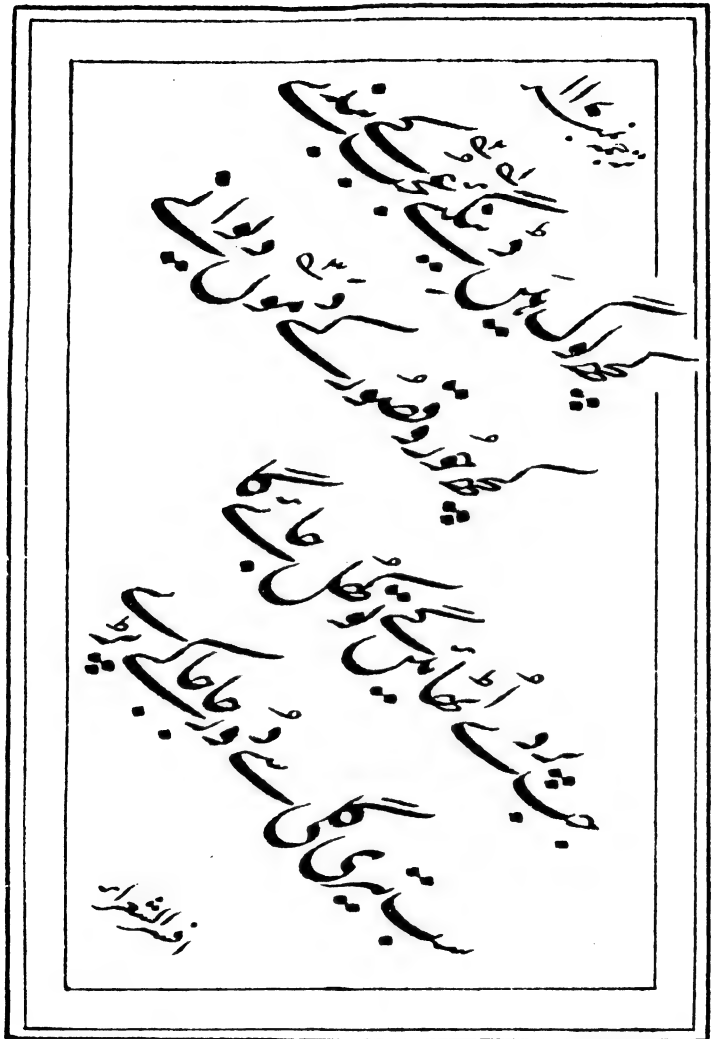
فونے کز ارف در غور و خوار و صوفی و زانوید

کرم و دانه

میں نے سوچا کہ یہ تو میرا دور تھا

۱۰۰

سید



لہ ڈیکھے شیخی باز ۲۷ غور ۳۷ فدائی۔

من و جلال  
 تشریف  
 توبه  
 از بادیه که چوای  
 توبه کند  
 اندر رمضان اگر  
 بارے زمانه حاجت  
 بخیریم

توبہ نہیں کرے گا چنانچہ یہ  
 اس سے جو امرِ بدیل ہو پورا  
 توبہ نہیں کرے گا چنانچہ یہ  
 اس سے جو امرِ بدیل ہو پورا  
 اور پھر منضامیں ہیں توبہ کر لی  
 فرصت و ہمازوں سے کہاں بالکل  
 فرصت و ہمازوں سے کہاں بالکل

منزل اول

و قیام طالع صبح از آن باشد  
باید به کفایت عالم موقوف باشد

گویند که حق منتهی بود در همه حال  
باید به همه حال که منتهی باشد

محقق

چوبندہ  
 جس وقت پہلی کریں سوچ کی  
 اس وقت سے تمہیں ہوا لگتی  
 سب کتبہ میں ہر حال میں حق ہو کر رہا  
 سب پر تو ہر اک حال میں موقوف ٹھہری  
 انظر الشعراء

از بادیه تشبیه اگر کرم  
 می خوردن روزی می خورد  
 گشتی کین اعتبار می خورد  
 روز خوردن و شب می خورد  
 از بادیه تشبیه اگر کرم  
 می خوردن روزی می خورد  
 گشتی کین اعتبار می خورد  
 روز خوردن و شب می خورد





میں نے کہا

گویند اب بہشت نور عینِ خواجہ بود  
و اجابے نام و نگینِ خواجہ بود

گر مے و مشق و پیچہ و دست  
عاقبت کار عینِ خواجہ بود

پہلے خاتم

شربتِ شاد  
 گر غل جو خنبت میں ہو کر گیا  
 شہد اور شراب کو بہیں گے دیا  
 جانتے جو ہم ہیں مومن و متقین  
 انجام کو جب چلی وہاں بھی ہو گا  
 افکار الشعراء

این روز که تو سیر فلک سیر کنی  
 در راه پریشان کنی  
 این بود نصیب ناز و دیوان  
 در راه گمشده کنی  
 این بود نصیب ناز و دیوان  
 در راه گمشده کنی

چو بخت از کف دست تو ببرد  
 چو روزگار از چرخ تو ببرد  
 چو از پیش من و ماه و پری و بخت  
 کس و کجای علی بن ابی طالب  
 کس و کجای علی بن ابی طالب  
 کس و کجای علی بن ابی طالب  
 کس و کجای علی بن ابی طالب

عین زینب الد  
حشیش بودا  
چون حشیش هم  
ماه و شب روز  
ماهی یک سال ماه و شب روز  
ارام و قرار و غور و خواب  
کلیمه خایم

چنگ و جبار عشق بر گریه می  
 کجلائی هوئی گم  
 تا تنی که سال و ماه و شب و روز  
 خواب و خورش عین به بوئی گریه  
 افروز شعر

این جنبه را  
 آنچه واجب است که هر کس را  
 در پیش و در کارش  
 و در امرش  
 و در توجیهی  
 و در استواری و یکپارگی  
 و در استواری و یکپارگی  
 و در استواری و یکپارگی  
 و در استواری و یکپارگی





مجله شماره ۱۲۵  
تیمت نالیدین بایردین  
اوامرواویردین  
زیر  
نوشته  
که اسیران  
چون که اسیری  
چون

چون

بجز این

کیون شمرند این بیای کرنام  
 اوامرو نوای تو با  
 پر

مانا که ملکیت بیستایی  
 که که چو چای چای  
 غراس  
 افشار

منزل ۳۶

تاقی قدمی کہ کار ساز است  
 و از رحمت خود بنده نواز است  
 منعمی و منعمی  
 نے غریب بہار و بار طاعت  
 کہ طاعت خلق ہے نیاز است  
 کلیم

میں ساقیایا غز سے غفار نام  
رجحان ہے وہ بندہ نوازی ہیکم

منعزل و عبادت نہ ہو۔ اگر شغل بہار  
مجانوں کی طاعت خدا کو کیا کام  
افسر الشعراء

افغانستان

مہل جلالہ  
 کس غلہ و حیم از دیدار است دل  
 کہ کی از آن میان بیدار است دل  
 امید ہر کسی با خیر است از آنکہ  
 غم نام و نشانی نمیدیدار است دل  
 حیم خیم



گلستان  
 خوابی ز فراق و غمشان دارم  
 خوابی بوصولِ شادمان دارم  
 من با تو گویم چنان دارم  
 جز آن که دوستی و عشق دارم  
 گلستان





محل نوبت ۱۲۹

بودست که پنج جواب است مرا  
 که در شب و سال پنجای است مرا  
 پیش از غم که بایست مرا  
 و از کلام او جام شراب است مرا

محل نوبت

۱۶۹  
بسم الله

یہ ہمارا ایک ہفتہ ہے میرا جواب  
اس ہی تمام سال میں نصرت کیا  
چشمِ کجی کی گزرتی دن رات  
بہ کھلم کھلا کھڑا جا رہا ہوں  
افسوس

من مبداء  
 حاکمیت میان من و شیای  
 من مبداء از که از که من است  
 من مبداء از که از که من است  
 من مبداء از که از که من است  
 من مبداء از که از که من است

خوشنویس  
 تشریح در ترویج نوحی و عیسوی  
 بدست آگرتیوں خود کا تفصیل  
 کے  
 کہ غیر شیعہ بینان و نوں کے  
 مزاہدوں میں اوسطیہ وہ ہے  
 افکار الشعراء

چهل و پنج  
 زان باده که عمر را حاشی در گشت  
 پیکر تو که چیرا زد و نگرست  
 زان باده که عمر را حاشی در گشت  
 پیکر تو که چیرا زد و نگرست  
 زان باده که عمر را حاشی در گشت  
 پیکر تو که چیرا زد و نگرست

چهل و پنج

خوش نصیب  
 خوش نصیبی تو ای دل و دلی  
 دے مر اجام گھر و در و دی  
 لا دے بھی کہیں رواری پر پری طہان  
 دے جلد خدا کے لئے ہمیشہ  
 افکار الشہوان







در دهر بربد ناله  
 تخت میز نیست  
 زیرا که درین راه کسی نیست  
 هر که ده دست عجز در شانه است  
 امروز روی شناس و فریاد گویست  
 به خیمه

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم

اے مردِ غر و حدیث و دوا ہوش  
در دہ ہزن لافِ تختہ ہوش

امروزِ خیر کہ غر و مند کیست  
داند کہ ہم کہاں خیر کیست  
و انکہ ہم کہاں خیر کیست

کلیف





اے جانِ مجسم پر ایسی تھی  
 حالت کو نہ سمجھتا وہ گروں  
 اے جانِ مجسم پر ایسی تھی  
 حالت کو نہ سمجھتا وہ گروں

افسر الشعراء

منزه و ساجد  
 در اندیشه و تو کیست طالع اراست  
 از بزرگو و گنجینه اش اندر کم و است  
 گنجینه اش تن از بهر چه بود  
 در نیک نیاید این صورت عجیب  
 به خیم



ترجمہ جلد ۱۳۶

خاتمِ سخن کو کربِ طالع کہیں  
 چاہے کہ وہیں ہو کیا تھا مطلب  
 پھر ان میں کہ وہیں ہو کیا تھا مطلب  
 تنہا تو نور کے کا باعث  
 دل کو تیرے تو انہی کشت کا سبب  
 کہ کوئی کہیں تو انہی کشت کا سبب

افسوس

اعلیٰ مقام

خیمه نخلی مانند است  
سلطان روح است و افشا

فرش اعلیٰ بر پیکرین  
از پیکر خیمه که سلطان بر پیکرین

خیمه



صلوات

تو ای بختیاری ای تو ای بختیاری  
تو ای بختیاری ای تو ای بختیاری  
تو ای بختیاری ای تو ای بختیاری  
تو ای بختیاری ای تو ای بختیاری

ای بختیاری ای بختیاری  
ای بختیاری ای بختیاری  
ای بختیاری ای بختیاری  
ای بختیاری ای بختیاری

محمد

جس کی ہمتیں  
مٹا دیں اور وہاں بھی ہے  
جس کی ہمتیں مٹا دیں اور وہاں بھی ہے

افسر الشعراء

منزه به  
 نفس  
 ازین که درین  
 نفس  
 و عالم  
 میاید  
 نفس  
 ازین که درین  
 نفس  
 ازین که درین  
 نفس



منزل اول  
چون در بستان آمدن حاکم و  
شیرازی چهارم بود دست  
از ضعف کنون هوای بجاری  
می آید روی روم می گشت

خجسته



کلمه نبی  
 کلمه نبی و ابا طالب علیهما السلام  
 به جم مراد حق تعالی  
 از باطن و به طرح سیمای کائنات  
 از باطن و به طرح سیمای کائنات  
 از باطن و به طرح سیمای کائنات

منہ

میں نے اپنے  
میں نے اپنے  
میں نے اپنے



پیشہ فہرست

سے

کتابخانه

امروز کہ دورِ باغ و بوستانِ سیاحی

جی

[illegible]

اب دود مر ایاویش پی خالی  
بر است لٹھانا تھا لٹھانا فاک  
خفجی

فصل

منتهی

در باب که از روح خدا خواست رفت  
در باب که از روح خدا خواست رفت

در پاره اول

منتهی که ندانی که خواست رفت  
منتهی که ندانی که خواست رفت

محمد خاتم

بی بی زینب علیہا السلام  
 اک نور تجھ روح سے ہوتا ہے جبار  
 جانے گا پس پروردہ اسرار خدا  
 پی شوق سے پی جانے کہاں آیا  
 جی عین سے جی جانے کہاں جاہل  
 انوار الشعراء

صلی علیہ وسلم

شادی طلب حاصل است  
 روزگار کسب و کسب است

احوال جهان وصلی علیہ وسلم است  
 غافل و خیال و خیال و خیال است

پیشانی

غنچه ۱۲۴  
 ای مستی ز سبک کمر و کمر  
 هر زره بیاں خاک و بوم  
 ای زلفیامین کلمه کباب  
 ای خواب خیال و خواب و بوم  
 افکار الشعراء

مجلس پنجم

میں جو بی بیغ مالہ بردست گرفت  
 کہ با بدیہ چو لالہ بردست گرفت

ز آن چہ کہ مرقاں از سر حیل  
 گویند ا فلاں پید بردست گرفت

مجلس پنجم



زنجبیل

جانباعین کی ایک پتلی  
 لالے کی طرح چاہئے باغ و گلستان

میں اس کے جو کچھ ایک جہاں کے ہیں  
 اکیس۔ وہ فلاں شخص کا پالہ چاہیے

افسر الشعراء

منزل ۱۲۵

تکلیف

موتیاب بنوردان

مختار

مختار

مختار

مختار

بسم اللہ

وہ جانید ویر حارات کا دین ملک

میں عیش کا یہ وقت کہاں پھر بابا؟

پایہ بیاض صلیب کے سلف

افسوس

صلی علی نبی و آلہ  
 از یاد صاحب دلم جوید  
 گزشت مرا و جوید  
 منیر شمس چرخ ابدیاد  
 گزشت بود و گزشت  
 طایفه

نہیں ہو

میں نے جو صبا سے پری ہوئی تھی  
 چھوڑا دیا اور اپنا شہسپائی

اب میرا دراز و صبا نہیں ہے  
 مجھے توئے تھا تیری آبِ حویلی

افکار الشعراء

صلوات علیہ

با کمال معرفت و کمال کمال  
که با کمال معرفت و کمال کمال  
که با کمال معرفت و کمال کمال

که با کمال معرفت و کمال کمال  
که با کمال معرفت و کمال کمال  
که با کمال معرفت و کمال کمال

صلوات علیہ

مختار

جس نے عقل سے ہر کیا  
اس نے کوئی دن عمر کا ضائع کیا

بقیہ ضلالت اس کے طریاں ہیں  
باجان کہیں سے ہے عقل الگ

افسوس

مجلس ۱۲۸

کجاست که در قهر و لطف تو صانع خدا  
در عید آزل شبست و در روح پاک  
نرم و شیرین است که در غایت  
نرم و شیرین است که در غایت  
نرم و شیرین است که در غایت  
نرم و شیرین است که در غایت

مجلس ۱۲۸



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جب لطف و غضب تو نے مجھ پر کیا  
 کی روزِ آزلِ شہادتِ دوزخ کی بنا

خستِ پریِ تخیلِ سحرِ پریِ جبرم  
 چھلنے لگے کہ خستِ پریِ جاہلیت  
 از شکرِ حق



۱۲۹

جب عمر کنزنی چو کیا شیریں  
 میانہ جہاں نظر تابو جب اکو کون  
 مہر کی شاکہ بعد کیسے  
 ہو جانے نہایت حکیم کا غور

از کمال شعراء



ہر چیز کا  
 اپنے وقت پر  
 کبھی کبھی  
 کوئی دماغ ملال  
 تپا ہے جہاں  
 کبھی نہ تپا  
 دماغ لگا دیتا ہے  
 حقیقتیں

افکار الشعراء

من زبانه  
 در عالم جان به پیش می باد بود  
 در کمال خجالت به پیش می باد بود  
 در چشم و زبان به پیش می باد بود  
 در چشم و زبان به پیش می باد بود  
 در چشم و زبان به پیش می باد بود

خوشنود اهل  
 حبیب که معجزان پیش سنبلانم  
 و نیلای که جمود پیش سنبلانم  
 حقیق زبیران و قیوم گوشتان پی حکم  
 جستم و زبان گوشت سنبلانم  
 انظر الشعراء

گل زندانه  
 گشت پدید  
 گویند که ماه رمضان  
 گریه کرد  
 بکس و باد و تنوا  
 بن  
 در آخر شعبان خودم خندان  
 در محرم  
 کاندازم رمضان  
 به خواجه



چہ پہا  
 کہتے ہیں کہ ہدیٰ مہ رمضان نے چھٹک  
 کا فوری جواب کہ توں جا چھٹک  
 اتنی پوچھ شعبان کے آخر  
 سارا رمضان مست ہوئے عید تک  
 آخر الشعراء

من بجا  
 در صبح که روزه لاله  
 بالای نقشه درین  
 انصاف مرا از غصه  
 گردان بختین  
 حیات

در صبح و شب  
 در پیش چشم  
 در دست و پا  
 در دهن و لب  
 در کف دست  
 در کف پا  
 در کف دست  
 در کف پا

مہل نہ جلا  
 تہنچوں زند  
 کر غم بہا  
 زان پیش گنگلوں زند  
 فوٹے کر تا با بن  
 کر نہ  
 غافل ناواں  
 توار نہ اسے غافل ناواں  
 در خاک نہ بند و باز بیروں زند  
 کچھ پیام



من نینبها  
 پست شوم خاک مرا که سازند  
 چو پست شوم خاک مرا که سازند  
 احوال مرا عبرت مردم سازند  
 پست خاک و گلیم بیاوده  
 ز کلاه بدم خشت  
 ز کلاه بدم خشت  
 ز کلاه بدم خشت

چاہوں جو بنی خاک مری اٹھوا لیں  
 احوال سے کام دین عجب کج ہیں  
 چاہوں جو بنی خاک کو گارا کرے  
 چاہوں جو بنی خاک کو گارا کرے  
 چاہوں جو بنی خاک کو گارا کرے  
 چاہوں جو بنی خاک کو گارا کرے

من و بهار  
 چرا که شند و شربت نابند  
 و این که که دام در محرابند  
 و این که نیست و بهار نابند  
 و این که است و بهار نابند  
 و این که است و بهار نابند

پایان



زینب وہاں  
 وہ بھی تو تیری ہی تہناب میں ہیں  
 وہ بھی خونباری میں جو محراب میں ہیں  
 سب ایک ہی سبب دہن  
 سب ایک ہی گناہ میں ہیں  
 سب ایک ہی گناہ میں ہیں  
 سب ایک ہی گناہ میں ہیں

افسوس

میں نے کہا

ازدیہ بہشت وعده بابا کہ  
پس در وہاں علم فرما کہ

حق ز غیب نافہم آید  
نغمہ عالم بے باب کہ

مختار

بیجا  
 مقتدی  
 جہم سے غلہ کی  
 بیابان میں  
 بیست غریب نے  
 تبارع نے علم  
 کی پوری

افشار الشعراء

منزل اول  
وای قوم که در دست ستم گزینان  
تا آخر عمر خود را بگریبان  
گرفتند  
میکشید بر گردن هم می کشید  
وای قوم کافران

بسم الله الرحمن الرحیم



منزله

خواهی که از رتبه بر آید  
را از رتبه بر آید

مستند که

منخور

از مرگ مستند و غم زین  
سیر در دو وقت خوش جا

پایه

۱۵۹  
 مقصود ہے کہ بیچ جاے ابرا  
 گر کسی زنی روح کوست دے ابرا  
 نہ سے نہ ریزق کا غم پر موی  
 نہ چھوٹے وقت بیویوں کا چار  
 افکار الشعراء

در این دنیا که هر بنیای  
می باشد چو شکر و عود را پند  
چون سبزه یاقوت یک سر است  
در راه دور و نزدیک پند

مجلس نهم



جویات عقل کی ویاں عقل کی مان  
 بنیاد اگر فقیہیت گروان  
 پیاں اگر علم و دنیا جاپے  
 پیاں اگر حق و سچ گروان  
 افکار الشعراء

در راه خیال و که سلاست نه کردند  
 با خلق خیالی که قیامت کردند  
 در مجرای حسی که او که ترا  
 در پی خواهند و اماست کردند  
 در پی حقیقی

یوں نہ ہیں کہ یہ ایک سلا  
 اس طرح ہے جس طرح غیبی  
 مسجیدیں بھی کہ جانتے تو اس وضع سے  
 مایوس نہ ہوں کہ کوئی نہیں نہ امام  
 افضل الشرائع

من جمله  
 در پنج با نواع  
 این بخیر  
 واقف  
 اول



از منبج

چون شاهد روح خانه پیروار شود  
 بهر آنکه بگویند حقین باز شود

این ساز و خود را با بر چشم  
 از آخر نیم روزگار به ساز شود

محمد

جب روح میری تن کو چھو جائے گی  
 ہر چیز غفلت میں آئے گی  
 جیسے ہوا ساز سانس کے تھکاؤ پر  
 پہلے ہی آواز نہیں آئے گی  
 افکار و شعور

من نجله  
ای تمنفساں مارے موت گنتے  
وہیں طرہ کرے ہوا موت گنتے  
وہیں شوم یادہ ہویدے  
وہیں موت گنتے  
وہیں رزم گنتے  
وہیں



میں نے یہ سنا

یاد رہے کہ کل کے دن بے خوابی میں  
یاد رہے کہ کل کے دن بے خوابی میں

پیر فروری ۱۹۷۱ء

مخاطبوں کو یہ شرب سے پہنچانا

الکھنوی کی کٹی سے بنانا باقوت

افسر الشعراء



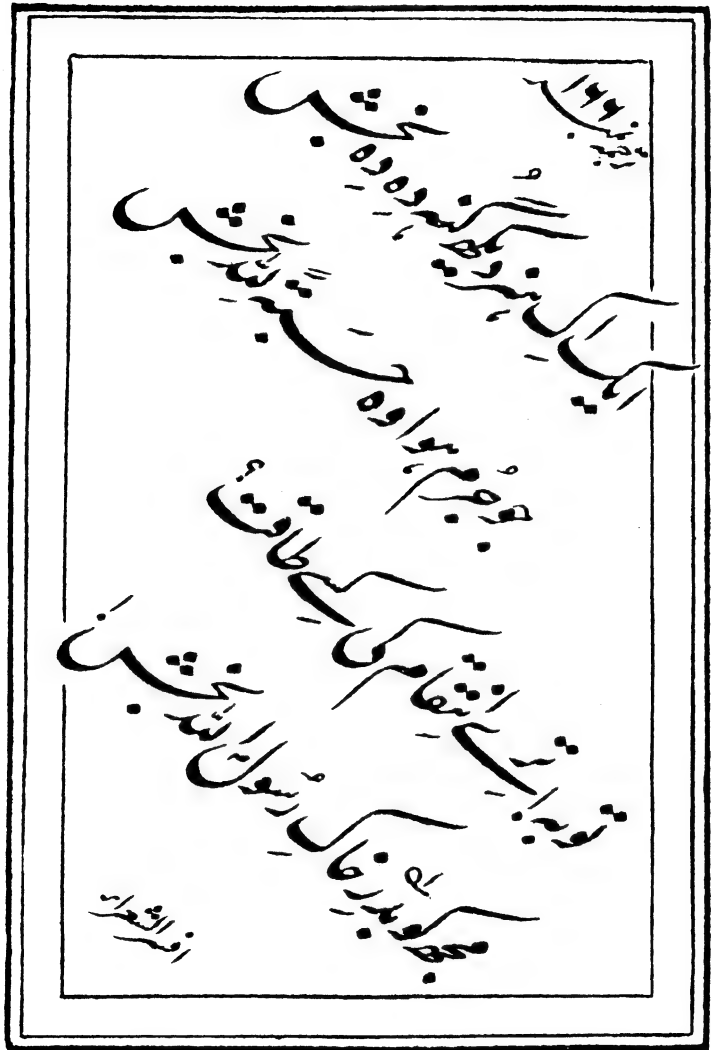
۱۶۰  
 کتب و نسخ  
 کتب و نسخ  
 کتب و نسخ  
 کتب و نسخ

100

وہ بار بار  
اس نے تم کو  
دیکھا جا رہی ہے  
ختم شدہ

زينة الشعلة

جز نباشد  
 و گزیده و گزیده  
 یک یک بنمید  
 که در هر یک  
 هر یک  
 در باد و هوا  
 ما را بدر خاک رسول خدا  
 که میخیزد





جو ایک عجیب و غریب  
 لاکھ بے کدوہ ہندوستانی  
 جو ایک عجیب و غریب  
 لاکھ بے کدوہ ہندوستانی  
 جو ایک عجیب و غریب  
 لاکھ بے کدوہ ہندوستانی  
 جو ایک عجیب و غریب  
 لاکھ بے کدوہ ہندوستانی

مهل من اجله  
 مسکین بین من که در غریب و سواد  
 آواز ز خانه  
 تشنه و بوی  
 گشت و یک  
 من و حق  
 من و حق



اب موت خدا جانے کہاں ہے وہی  
سب بھل جاتی تو دیش اپنے کٹی عمامہ  
کیا اونچے لکھنے کے کہیں ہم چھی  
کہا جو نام نہ مری میں گھر کی

انوار الفقیر

جلد ۱۶۹

اور وہاں حکیم اول بہ وجود  
 علم حکیم از حیات خیر نفوذ

فہم بہ ارادہ و نذرانہ حکیم بہ وجود  
 زین آمدن و بودن و رفتن مقصود  
 حکیم

ترجمہ نمبر ۱۶۹

لائیے بغیر خط و کتابت کے کیا کیجئے

جو آپ کے سوا حیات کے کیا کیجئے

جو آپ کو کیا مدم

جب بیاں سے کیا ہوں تو کیا مدم

میرا نام میرا رہنما میرا چلا جانا کیا؟

افکار الشعراء

گلستان  
 آنجا که غلاصه حیا اینست  
 بروج فلک براق همیشه  
 در غایت دات تو ماند فلک  
 گشت و سر و سر و سر و سر  
 گلستان

جو لوگ یہاں گئے چھ انیس ہیں  
 ہمت کے ہیں مٹی چھ تیار ہیں  
 وہ حضرت ذات میں مانندِ فلک  
 گشت میں گنہگار ہیں  
 اگر وہ گنہگار ہیں

افکار الشعراء

من زین احوال  
 فتنه پیش که در هر یک از این فتنه بود  
 عریض از اختلال  
 اختلال که در قلوب و اعصاب بود  
 و در هر یک از این فتنه بود  
 و در هر یک از این فتنه بود

نوجوئے عالم  
 و شاد ہو دنیا تری بس باکمی  
 تارخ سوار کی طرح چھپی  
 زاریں گئی تھیں قافلے  
 غمیں کی غمیں میں پی جاتی  
 افکار الشجرۃ

جلد نمبر ۱۰

افسوس کہ نامہ جوانی طے شد  
والتمازہ بہارِ زندگانی طے شد

آں مرغِ طرب نامِ آں بوِ شباب  
فریادِ کہ آں دوزخِ نامِ طے شد

مکمل



بسم الله الرحمن الرحيم

افسوس که عجب عالمی گذرد  
و لطف و کرم از یادمانی گذرد  
و زنده گمانی گذرد

و وقت که حسرت نام نهاد  
و بایستی که بمانی گذرد  
افسوس که بایستی که بمانی گذرد

افسوس

میں نے کہا

فراقِ الم فراقِ طے خواہاں  
 باطالعِ سعد قصدِ من خواہاں

مشتوقِ موافقِ است آیامِ بکام  
 انہوں کہ تم شط کے خواہاں  
 خجیم



ملزمت حاله  
 چو نیست درین زمانه شود بخود  
 غرض خود از زمانه بر نه خود  
 شایسته از آنکه او بداند  
 شاید که زمانه شود مادران  
 کاظم خاں

١٥٠

وہ خیر کیا کہ جو ہے دشمنِ عقل  
حق ہی تو ہے جسے ہیں دنیا کا فخر  
وہ خیر کیا کہ جو ہے دشمنِ عقل  
حق ہی تو ہے جسے ہیں دنیا کا فخر  
وہ خیر کیا کہ جو ہے دشمنِ عقل  
حق ہی تو ہے جسے ہیں دنیا کا فخر

درین جهان  
 در دهر کسی که بخندد از  
 ترس از زمانه غار نرسید  
 تا بدید  
 در شانم که تا صد شاخ  
 در تنم بجز زلف لک نرسید  
 در میانم

میں نے کہا

کس بھول سا دلدار ملا؟  
 دنیا میں کس بھول کے کفایت چھوڑ

تک کہ نہ دل عشق کے کفایت چھوڑ

تک کہ نہ دل عشق کے کفایت چھوڑ  
 شور خرم نہ پایے جب تک تیرے  
 ملتا اس کا بھی تیرا  
 زخمِ عشق

مخلص و مخلص  
 تو که خواب گستر باز نیست  
 تشریف یک و قال خود باز نیست  
 کس باز نداد  
 تو که گویی خبر کس باز نیست  
 و ز جوی از پی تو باز نیست  
 مخلص



بزمِ بخت  
 با بگو گزاف و بگو گزاف  
 تر و تفریق و تفریق  
 سببِ سبب و سببِ سبب  
 بگو بگو بگو بگو  
 بگو بگو بگو بگو

منه بجا

سایه پرده قضا را نه  
سایه پرده قضا را نه

وزیر عدالت

کرم

برین توفیق نیست  
برین توفیق نیست  
معلوم

محکم

اے محبوبِ عالم  
 اے قضا کے کوئی واقف نہ ہوا  
 اللہ کا بھید تھا کسی زید کا  
 جو آیا تو کسی کی کیا پکار  
 مگر وہ نہ پھر پوچھا نہ قصہ نہ بنا  
 افسر الشعراء

میں نے جہاں  
 اگر کر شود صلح  
 کب نہاں ہو روزگار  
 دے آب نہ  
 روزگار  
 کب بایں بود  
 کسے در پی  
 نامور کسے خود  
 تازہ تپیں  
 چرخ

بہارِ حیات

اگر سر کو دودن میں لے  
اگر سر کو دودن میں لے  
اور ہندو اسبابی بھی تو لے لے

وقتِ نکاح کے کی جا کر کیا  
کوئی اپنے ہی جسے لے لے لے  
افسوس

منزله  
از انچه  
مستطیل  
سکین  
گنیم  
من  
عجاست بدست  
خاتم

تہذیب و تمدن  
 اسرارِ ازل سے کوئی واقف نہ ہوا  
 اس دائرہ سے کوئی قدم بھر نہ بڑھا  
 اُستادِ ملک کی کھینچے  
 شاگرد سے محبوبِ حسانِ خجائے  
 منہاج

انوار الشعراء  
 افسر

چرخِ دل  
 از دفترِ عمرِ کیه  
 می باید بود  
 می باید بود  
 در دستِ اصلِ ملک  
 اے ساقی مه لقا و خوش  
 می باید بود  
 اے درده که خاک  
 می باید بود



بموجب  
پیدا ہوئے  
میں سے  
تاریقی  
میں سے  
اب غیب خاک ہوا ہے  
افسر الشعراء

من زاده  
 کس به پیش مقصد زید  
 بدخواه کس به پیش قصد زید  
 یک بدخواه تا به خواست زید  
 من یک تو خواهم و تو خواهی بدین  
 من یک تو خواهی و تو خواهی بدین  
 من یک تو خواهی و تو خواهی بدین

محمد



میں

مجلس مبارک  
در آستان حضرت  
اعظم و در حضور  
حضرت

در حقیقت و در اعاده و در صورت و در

۱۲۰

در کتب مختلفه  
در خارج کتابت  
مکتب

سید

خوش و خوشی مال و پیر و پیر  
 عثمانی بادشاہ کے دربار میں  
 سیم کی مانند اڑا کر لے گیا  
 اس کی خرابیات کا اگر  
 افشاں



فتنوں اور اوقات بھی آج گنگا  
 اس میں کچھ پتھروں بہت آج  
 آج کی دنیا کی جو یہ لوگوں  
 عالم کے مسافروں کا یہ ہے  
 افکار الشعراء

محل جلال  
تو هم نیک بختان  
فردا که بدید  
تو من زین  
گر نیکی می از ایشان  
ورید با

حکیم فایز





منزل هجده

طبع نماز و روزه چون تامل  
گفتم که مرا در حکم

افسوس آن وضو باد که هست  
وال روزه به یمن عمره و طاعت  
چشم

بخت بد  
 جب میں نے اپنے لئے کوشش کی  
 میں سمجھا کہ سب سے بڑا پھوٹا  
 افسوس کہ وہ وضو ہوا ہے ٹوٹا  
 وہ روزہ کیا داری اگر کسی  
 افسر الشعراء

مین زبانه  
 خون ز دل افکارِ ربوب می آید  
 وز دیده قلوب ربوب می آید  
 اگر خون بچکد از قمرم نیست عجب  
 ز آینه گل از لب ربوب می آید  
 چنانچه

ہرگز نہ ہوا  
 چھوٹا دل جنہی سے یہاں ہے  
 کچھ دیدہ و نہید نہیں ہے یہاں ہے  
 کچھ چپ و کپ ہے یہاں ہے  
 کچھ چپ و کپ ہے یہاں ہے  
 کچھ چپ و کپ ہے یہاں ہے

این منجمله  
 اندر ده عشق جمله صافان خوردند  
 و اندر بی عشق جمله بزرگان خوردند  
 امروز خوش باش که فردا نیست  
 فردا طلبان در غم فرو آمدند  
 بخت خیر



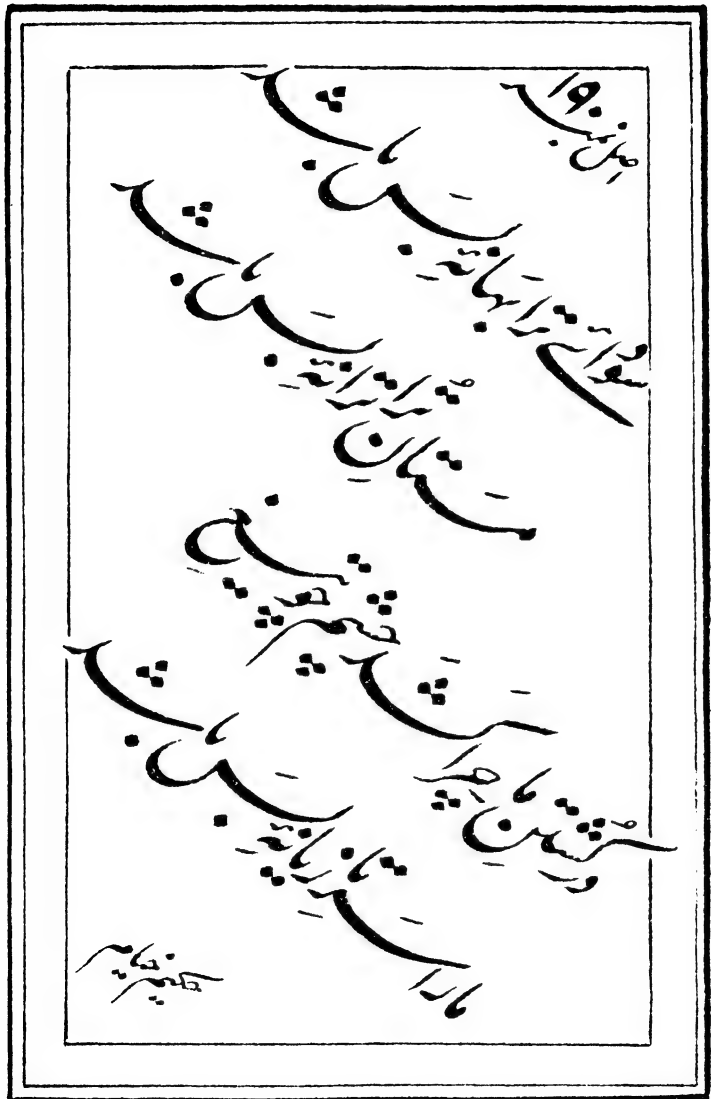




نبیوں کے لئے دنیا میں  
 کیا ہے بڑی آزمائشیں  
 صحراؤں میں دو دو دیکھ سکتے ہیں  
 عیدہ کوئی طالبِ علم غور نہ ہو  
 اگر نہ کچھ ہی علم ہے  
 افسر الشعراء

این چنین  
 بیا این موافق چهار دست بستند  
 در پای علم کجای کجای بستند  
 بود یک شرب در محراب  
 دوری و دوری در دست بستند  
 محراب

مکتوب و دستبند و پیر  
 یک ایک علی گڑھ کا کرتے  
 تھیں علی گڑھ کا کرتے  
 دو چار ہی دور پیر دستبند  
 افکار الشعراء



مستور کے لئے  
وہی کہ جس نے  
تیرے لئے کیا ہے  
کافی ہے

چند

[illegible]

9

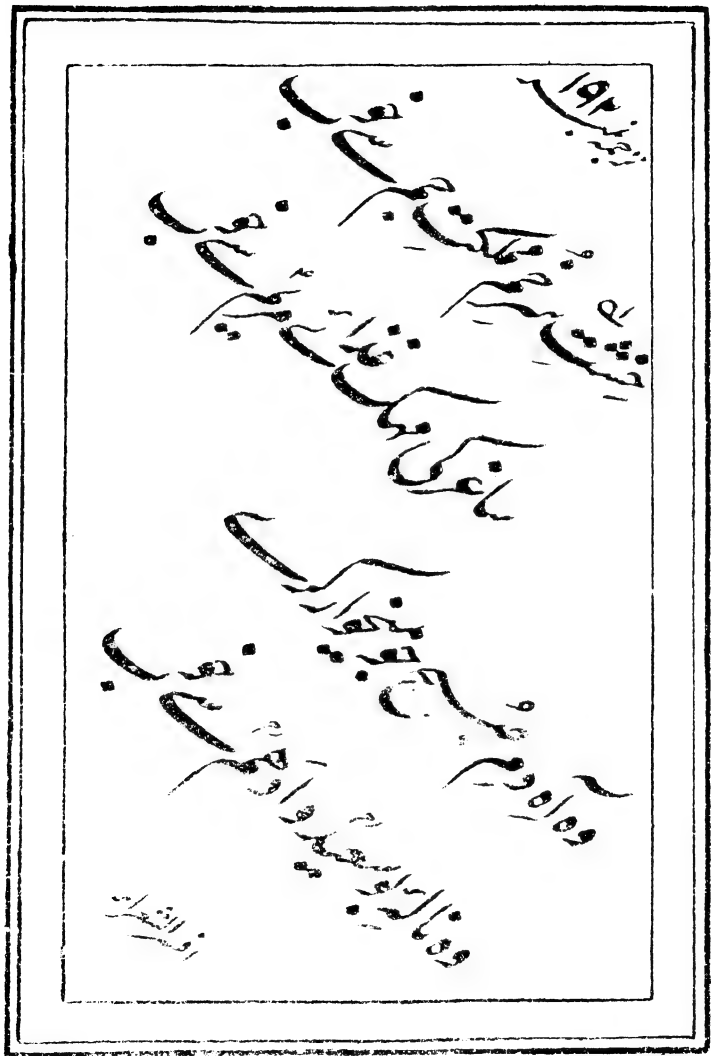
مینب ۱۹۱  
 یک غم نه ملک حبیب می آرد  
 شست غم زار جان می آرد  
 آن که کند لب از رویا گریزند  
 قلم از خطیب می آرد  
 پیغمبر

[illegible]

لے کر یعنی زیادہ لے کر پرور۔ پالنے والا لے کر دیسی شراب پینے والے ہر گھونٹ پر ایک کپڑے سے ہونٹ پونچھتے ہیں

من زبانه  
 خست بر سر خنجر  
 و فوج از غدا  
 بر تخی زار  
 از ناله جو  
 پدید آمدیم  
 می خیم





منزل ۱۹۳

افلاک عجب است و فترت و  
 نهیب است تا نه ربابی  
 نام و کلام که بدید  
 از و بر که می  
 حجاز

زنجبیل ۱۹  
 افلاک پر گریز  
 جب تک وہیں کہ پہنچا نہیں کرے  
 اس کی جگہ نہیں ہے وہاں ہی رہے  
 سن پائیں اگر کوئی  
 انظر الشعراء

مجلس ۱۹۱۹

بیا بیا بیا بیا  
 خواجه بیا بیا  
 طاعت بیا بیا  
 لذات بیا بیا

مجلس ۱۹۱۹

بسم الله الرحمن الرحيم

محبوب اگر صوفی است بسیاری  
که خواستند که بجاوی بسیاری

آخرین بیان است که کو طایفه خود  
زیادگان و غریب حکمای بسیاری

افکر الشعراء





مهر ۱۹۶۰

سختی کن و فضا به تنه کن  
 در عهد آں طیاران منم باین بیدار  
 کسے مال کسے قصد کن  
 در خون کسے مال کسے قصد کن  
 و آن اقمه که داغ اندازد  
 بچشمه



زنجبیل ۱۹۶  
 اندکی طاعت میں نہ کر دینا  
 جو ہوگی لکھنوی لکھنوی  
 فخر زینت نہ کر دینا  
 اوروں کو بھی سب لکھنوی  
 افکار الشعراء

مژگان  
 علم و حقیقت و صدق و حقیقت  
 زین کهنه سر ارباب زینت ناچار  
 گر بادشاهی و اگر گدا  
 این مرد و یک نوح بود و حاکم  
 حکیم خاتم

زینب ۱۹۱  
 تیری باکیہ تارا  
 شود و سوئی  
 اس کے کھنڈری بھلین  
 سلطان ہو کوئی کہ بازار فی  
 پہنچا کہ ہی جاؤ دونوں کا  
 افشار الشعراء

[illegible]

کجا خوب بودن و خوب زیاده روی  
 تپش بی نظیر باغ کب و دهل  
 همه شمع و شعله و شعله و شعله  
 سبزه و سبزه و سبزه و سبزه  
 افکار الشعراء

میل به ۱۹۹

مردانه در آرزوی  
خود را نورب نذرین و نورب

که هست سید را هست  
بم که سید را هست  
بم که سید را هست  
بم که سید را هست

میل به ۱۹۹

مردوں کی طرح فوجیوں کی طرح  
پہلے پھر ان فوجیوں کے  
سرداروں کی سیدہ کے  
سرداروں کی سیدہ کے  
سرداروں کی سیدہ کے

[illegible]



ترجمہ ہے  
اسدِ دل نہ بنا غیر کو محرم اپنا  
ہر زخمِ پیاپ رکھ تو مر ہم اپنا  
تنہائی میں آپ اپنے دکھ درد کو چھپیں  
اپنے کو بنا آپ ہی ہم مر اپنا











